REGD No P. 67

لنڈن اور گلاسگو میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی مصروفیات

قادیان ۱۵ اگست۔ یورپ کے دیگر ممالک کا کامیاب دورہ وہاں کے احمدیہ مشنز کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۷ جولائی کو انگلستان پہنچے اور وہاں اسلام کا پیغام پہنچانے اور اہم دینی امور سرانجام دینے میں مصروف رہے۔ ۳۰ جولائی کو حضور نے انگلستان کی جماعتوں کے جلسہ سالانہ میں بھی شرکت فرمائی اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ یکم اگست کو حضور سکاٹ لینڈ تشریف لے گئے گلاسگو میں سکاٹ لینڈ کے احمدی احباب نے مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی سرکردگی میں حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ جماعت کی طرف سے دی گئی استقبالیہ دعوت میں حضور نے شرکت فرمائی۔ اور اخباری نمائندوں کے سوالوں کے جواب دیئے۔ ۸ اگست کو حضور کے گلاسگو سے لنڈن واپس تشریف لانے کا پروگرام تھا۔

مسلسل سفر اور انتہائی مصروفیت کے باوجود حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ حضور جب سے یورپ تشریف لے گئے ہیں مسلسل احباب کو محبت بھرے سلام کا تحفہ ارسال فرماتے ہیں۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سفر دورہ میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور کامیاب و بامراد خیر و عافیت کے ساتھ مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

سفر یورپ

جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

"خلافتِ ثالثہ کے قیام پر آسمانی سکینت کا نزول معجزانہ تائیدات ونصرت کے عظیم بالشان نشانوں کا ظہور"

"خدا تعالیٰ کی ذات اتنی پیاری اور محبت کرنے والی ہے کہ انسانی عقل اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی"

جماعت انگلستان کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۳۰ جولائی ۳ بجے ڈانڈ مور تھو ہال میں انگلستان کی جماعتوں کا چوتھا جلسہ سالانہ حضور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ایک ہزار کے قریب افراد دور و نزدیک سے شامل ہوئے اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد صاحب طاہر نے کی مکرم اور داحمد صاحب نے نظم سنائی اور اسکے حضور نے حاضرین جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ حضور کے خطاب کا خلاصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری انگلستان کی جماعت احمدیہ پاکستان اور ہندوستان کے بعد سب سے بڑی جماعت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آج اپنے بھائیوں سے ذرا تفصیلی گفتگو کروں آپ سب جانتے ہیں کہ ۸ رنومبر ۱۹۶۵ء کو جماعت پر کیا قیامت گزری۔ وہ جو ہمارا پیارا تھا جس نے ۵۲ سال تک ہماری تربیت کی تھی۔ ہمارے لئے دکھ اٹھانے والا ہماری خاطر راتوں کو جاگنے والا۔ جس نے ہمارے لئے ہر قسم کی جانی و مالی قربانیاں دی تھیں جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ذریعہ ہم میں قائم کیا تھا۔ وہ الٰہی منشاء کے مطابق اپنے محبوب اللہ تعالیٰ کے پاس بلا لیا گیا اور جماعت کے ہر فرد نے یہ سمجھا کہ ہمارے سہارے ٹوٹ گئے ہیں۔ اور ہر ایک نے یہ بھی یقین کر لیا کہ ایک اللہ تعالیٰ کا سہارا نہیں ٹوٹا اور نہیں ٹوٹ سکتا۔

وہ دن ہمارے لئے قیامت سے کم نہ تھا لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا ہم اس کی رضاء پر راضی ہوئے ہم نے اس کے حضور یہ عرض کی کہ اے خدا دکھ تو بڑا پہنچا ہے مگر ہم تیری رضاء اور مرضی پر خوش ہیں۔ تو ہمیں اکیلا نہ چھوڑیو۔ ہر دل کی یہی صدا تھی۔ اور دنیا کی نگاہ میں ایک ناقابل تسلیم بات ہمیں یہ نظر آئی کہ نجی کے بسنے والے اور امریکہ کے رہنے والے، انگلستان کے بسنے والے دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے احمدی خواہ وہ پاکستانی ہوں یا غیر پاکستانی۔ مرد ہوں یا عورت ہوں بعض پرانے احمدی تھے اور بعض نئے ان سب کے خیالات کی رَو ایک ہی راستہ پر چل رہی تھی۔

ان دنوں میں نے ہزارہا خطوط وصول کئے ہیں۔ تین باتیں ہر ایک خط میں مشترک تھیں

(۱) پہلی تو یہ کہ ہمیں سخت اندوہ اور غم ہے کہ ہمارا امام ہم سے جدا ہو گیا۔

(۲) دوسری بات یہ کہ ہمیں فکر ہے کہ اس نئے دور میں جماعت کوئی غلطی نہ کر جائے۔

(۳) تیسرے انتخابِ خلافت کے بعد ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے احسان پر شکر سے لبریز ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا۔ ایک قیامت کے دور سے گزرتے ہوئے بھی وہ ہمارا ساتھی رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک ہی Dictator ہے جو ساری جماعت کو Dictate کروا رہا تھا۔ یہ چیز کسی معجزہ سے کم نہیں اُس دن ایک اور نظارہ بھی جماعت نے دیکھا۔ ربوہ میں ۳۵-۴۰ ہزار کے قریب آدمی موجود تھے۔ ہر دل غم خوردہ ہر آنکھ اشکبار تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں کو تسلی دلانے کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہو رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال سے قبل مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ کسی معاملہ میں سارا خاندان یکجہتی کا مظاہرہ کرے گا اس خواب کی تعبیر کسی حد تک مجھے معلوم ہو گئی تھی لیکن پوری تعبیر اُس وقت معلوم ہوئی جب انتخاب خلافت ہوا۔ انتخاب سے قبل خاندان مسیح موعود کے جو ممبر انتخاب میں حسب قواعد حصہ لے سکتے تھے ان سب نے فیصلہ کیا کہ ہم انتخاب کے وقت آخر میں سب سے پیچھے بیٹھیں گے اور خدا تعالیٰ ساری جماعت میں سے جس کو بھی خلیفہ بنائے گا اُسے متفقہ طور پر قبول کریں گے اور اس کی پوری پوری اطاعت کریں گے۔

پھر انتخاب کا وقت آیا۔ میں اپنی کیفیت بھی تھا بعض باتوں کا مجھے علم بھی نہیں ہوا۔ جب انتخاب ہو گیا اور کسی شخص نے مجھے آکر کہا کہ اُٹھئے آپ کا انتخاب ہو گیا ہے تو مجھے علم ہوا۔

یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ ایک آدمی جسے اس وقت جماعت کوئی بہت بڑا بزرگ یا عالم یا بڑا آدمی نہ سمجھتی تھی خدا تعالیٰ نے اُسے اُٹھایا اور کرسئ خلافت پر بٹھا دیا۔ اگر بندوں کے اختیار میں ہوتا تو جماعت جسے بزرگ سمجھتی تھی اسے بٹھا دیتی لیکن خدا نے کہا کہ آج تمہاری نہیں چلے گی بلکہ میں ایک شخص کو جو تمہاری نظر میں ناکارہ ہے اُٹھاؤں گا یہ اُسی کی طاقت ہے نہ کسی انسان کی۔

خلیفۂ وقت کی طاقت کا راز یہ ہے کہ وہ اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ اُس کی اپنی کوئی طاقت نہیں۔ خلیفۂ وقت کے علم کا راز یہ ہے

(باقی صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے دانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے

(اور)

وہ مخلوق کے ہر حصّہ کے حقوق کی پوری حفاظت کرتا ہے

سوئٹزرلینڈ کی ایک تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

مورخہ ۱۱ جولائی کو زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں جو ظہرانہ دیا گیا اور جس میں سات حکومتوں کے سفیروں اور متعدد دیگر سفارتی نمائندوں اور سوئٹزرلینڈ کے سربرآوردہ اصحاب نے شرکت کی (الفضل مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۷۶ء میں اس تقریب کی اطلاع شائع ہو چکی ہے) اس میں حضور نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

یہ تقریر مکرم عبدالحمید صاحب چیمہ نے ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ مرتب کی اور مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود زیورک نے برائے اشاعت ارسال کی ہے۔

حضور نے تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اگر مجھے جرمن زبان آتی تو میں ضرور آپ سے آپ کی زبان میں بات کرتا لیکن چونکہ مجھے جرمن زبان نہیں آتی اور آپ میں سے بہت سے انگریزی نہیں جانتے اگر میں انگریزی میں بات کروں تو اس زبان کا پھر جرمن زبان میں ترجمہ کرنا ہوگا۔ اس لئے

بہتر یہ ہے

کہ میں اپنی ہی زبان میں بات کروں جو جماعت احمدیہ کے بانی کی بھی زبان ہے۔ اس وقت میں نے بہت سا شکریہ ادا کرنا ہے۔ متعدد دوستوں نے ایسے الفاظ میرے متعلق اور جماعت کے متعلق استعمال کئے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے کندھوں پر بہت بوجھ پڑ گیا ہے۔ اور ضروری سمجھتا ہوں کہ دل سے سب کا شکریہ ادا کروں۔ ہمارے دوست کارل گبرڈ[1] نے کئی باتیں کہی ہیں جو بہت دلچسپ ہیں لیکن جن تعلقات اور حقوق کا انہوں نے ذکر کیا ہے بنیادی طور پر ان کا مذہب سے براہ راست تعلق نہیں۔ ان کا تعلق حقوق انسانی سے ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ مذہب کو

حقوق انسانی کی حفاظت

کرنی چاہیئے اور دنیا میں جتنے مذہب ہیں وہ ایک حد تک ان حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسلام نے جس رنگ میں حفاظت کی ہے کسی اور مذہب نے نہیں کی۔ اسلام صرف انسانی حقوق کی ہی حفاظت نہیں کرتا بلکہ مخلوق میں سے ہر چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ بڑی وسعت اس مذہب میں ہے

ایک دو مثالیں دیتا ہوں

تا آپ میری بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اسلام نے غذا کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانا ضائع نہیں کرنا۔ اپنی پلیٹ میں اتنا کھانا ڈالو جو ختم کر دو۔ اور کھانا امریکہ میں اتنا کھانا ضائع ہوتا ہے کہ ماہرین اقتصادیات نے اندازہ لگایا ہے کہ اس کھانے سے سالانہ سارے یورپ کا پیٹ بھرا جا سکتا ہے۔ اسلام نے ایک لقمہ ضائع کرنے سے بھی منع کیا ہے پس اسلام نے غذا کے حق کو قائم کیا ہے۔ دوسری مثال سڑکیں ہیں جن پر ہم چلتے ہیں ان کے حق کو اسلام نے تسلیم کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ سڑک کو صاف رکھو یہ وہ حق ہے جو انسان کا سڑک پر اور سڑک کا انسان پر ہے اور اسلام نے ان باہمی حقوق کی حفاظت کی ہے تو ہزارہا قسم کے حقوق جو انسان کے انسان پہ یا دوسری اشیاء کے انسان پر یا انسان کے ان اشیاء پر ہیں۔ ان کی وضاحت کے ساتھ اسلام حفاظت کرتا ہے۔ انسان کے انسان پر جو حقوق ہیں ان میں سے سب سے بڑا بنیادی حق یہ ہے کہ امن کے ساتھ انسان زندگی گذار سکے۔ اسلام امن کا مذہب ہے اور امن کو قائم کرتا ہے۔ سینکڑوں احکام اس سلسلہ میں قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں پائے جاتے ہیں میں مختصراً

آٹھ بنیادی احکام

کا ذکر کروں گا

مذاہب میں اچھے تعلقات قائم کرنا اسلام کے نزدیک ضروری ہے قرآن کریم نے اعلان کیا

وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ

اس لئے ہر مذہب کے رسول کی مسلمان عزت اور احترام کرتا ہے اور اس وجہ سے اسلام صلح و امن کی فضا پیدا کرتا ہے۔

دوسرے اسلام اس بات سے روکتا ہے کہ دوسرے مذاہب کی قابل احترام ہستیوں یا بزرگوں کو برا بھلا کہا جائے اس پر اس قدر زور دیا ہے کہ بُت کو برا بھلا کہنا بھی برا سمجھا گیا ہے

تیسرے اسلام

مذہبی آزادی

کو قائم کرتا ہے۔ قرآن مجید کہتا ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ مذہب کا تعلق دل سے ہے اور کوئی ہتھیار خواہ وہ ایٹم بم ہی کیوں نہ ہو دل کے خیالات کو بدلنے کے قابل نہیں۔

چوتھے اسلام رول آف لاء Rule of Law یعنی قانون کی حکومت کو قائم کرتا ہے

پانچویں بین الاقوامی تعلقات کو اخلاق کی بنیادوں پر اسلام نے قائم کیا ہے اس لئے اسلام کے نزدیک کوئی طاقت خواہ روس جتنی بڑی خواہ امریکہ جتنی طاقت ور کیوں نہ ہو اُسے قانون کا حق نہیں ملنا چاہیئے بین الاقوامی تعلقات اخلاق پر مبنی ہونے چاہئیں اور کسی قوم کی طاقت زائد حقوق کا حقدار اُسے نہیں بناتی۔

چھٹے اسلام کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں خواہ ان کا تعلق کسی مذہب سے ہو یا کسی ملک سے ہو یا کسی قوم سے ہو یا کسی رنگ سے ہو قرآن کی نگاہ میں اور اللہ کی نگاہ میں سب برابر ہیں۔

ساتویں

اسلام عدل کو قائم کرتا ہے

قرآن کہتا ہے لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ عدل کو مذہب کے ساتھ مربوط کر دیا ہے اور

آٹھویں اسلام کا حکم ہے جب آپس میں معاہدات کرو تو ان کی پابندی کرو معاہدات توڑنے کے نتیجہ میں بد امنی پیدا ہوتی ہے صلح کی فضا قائم نہیں رہ سکتی۔

یہ آٹھ باتیں ہیں جو اس وقت میں نے اپنے دوستوں کے سامنے رکھی ہیں بڑے ہی اختصار کے ساتھ۔ ان باتوں کے بیان کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کے دل میں یہ ذوق پیدا کروں کہ اسلام جیسے مذہب کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے اور اس پر غور کرنا چاہیئے۔ میں آپ سب کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور

دعا کرتا ہوں

کہ جس مقصد کیلئے خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ خود ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کا یہ مقصد حاصل کر سکیں۔ حضور نے آخر میں Danke schön کے الفاظ کہکر جرمن زبان میں شکریہ ادا کیا۔

---

[1] یہ صاحب حکومت سوئٹزرلینڈ کے قومی امور کے وزیر ہیں اور ترکی سوس سوسائٹی کی مجلس انتظامیہ کے چیئرمین بھی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ

ڈنمارک کے دار الحکومت کوپن ہیگن میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات

٭ سب سے پہلی مسجد کا افتتاح ٭ نامور پادریوں کے ساتھ تبادلہ خیالات اور دعوتِ مقابلہ

٭ ایک ڈینش خاتون کا قبولِ اسلام ٭ نو مسلم احمدی احباب کا جذبۂ خدمت و فدائیت

ڈنمارک کے دار الحکومت کوپن ہیگن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تمام وقت وہاں کے خواص و عوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے، ان پر اتمام حجت کرنے اور انہیں خدائی امان کے نیچے آنے کی دعوت دینے میں بسر ہوا۔ اپنے دورانِ قیام میں حضور نے ڈنمارک کی سب سے پہلی مسجد "مسجد نصرت جہاں" کا افتتاح فرمایا۔ پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ڈینش مشنری سوسائٹی کے ایک وفد سے جو پادریوں اور عیسائی مستشرقین پر مشتمل تھا تبادلہ خیالات فرما کر انہیں اسلام کی طرف سے دعوت مقابلہ دی اور اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو چیلنج دیئے ہیں ان کے سامنے دہرائے۔ متعدد استقبالیہ تقاریب میں حضور نے محاسن اسلام پر تقاریر فرمائیں۔ کوپن ہیگن کے لارڈ میئر نے بھی حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جس میں حضور کی خدمت میں شہر کا علم پیش کیا۔ حضور کی تشریف آوری اور پیغام اسلام کی اشاعت کا ڈنمارک کے اخبارات اور عوام کے ہر طبقہ میں بہت وسیع پیمانہ پر چرچا ہوا۔ مورخہ ۲۰ جولائی کو حضور ہمبرگ سے بذریعہ ہسپانیہ ایکسپریس کوپن ہیگن تشریف لے گئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جون ۱۹۵۶ء میں جب اس ملک میں ہمارے باقاعدہ مشن کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں پر آج کل مکرم سید کمال یوسف صاحب فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ڈینش احمدی مکرم عبد السلام صاحب میڈسن بھی ہر وقت تبلیغ اسلام میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ اس ملک میں ہمارے مشن کے قیام کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ڈینش احمدیوں کی ایک مخلص جماعت قائم ہو گئی۔ ایک موقعہ پر جبکہ ایک نوجوان نے احمدیت قبول کی تو وہاں کے اخبار "S.S" نے لکھا کہ

"یہ سولہ سال کا نوجوان تمام اسلامی احکام مثلاً روزہ اور پانچ نمازیں باقاعدہ ادا کرتا ہے۔ جو دو نمازیں وہ سکول کے تعلیمی اوقات میں ادا کرتا ہے ان کے لئے وہ باقاعدہ اجازت لے کر کلاس روم سے باہر جاتا ہے اور مکہ کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرتا ہے۔"

۱۹۶۶ء میں کوپن ہیگن میں مسجد کا سنگِ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رکھا۔ اس گہوارۂ تثلیث میں یہ واحد اسلامی مرکز ۱۹۶۷ء میں تکمیل کو پہنچا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء کو اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اور اس طرح ڈنمارک کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ اس مسجد کی تعمیر کے اخراجات پورا کرنے کے لئے دنیا بھر کی احمدی عورتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ قائم کرتے ہوئے بعض مستورات نے اپنے زیورات تک چندہ میں دے دیئے۔ ڈینش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی جماعت کی طرف سے چھپ چکا ہے۔

حضور نے ۲۱ جولائی بروز جمعۃ المبارک سوا نو بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ کی طرف سے ڈنمارک کے دار الحکومت کوپن ہیگن میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ الحمد للہ (جیسا کہ اس کی خبر الفضل ۲۴ جولائی میں چھپ چکی ہے) افتتاحی تقریب میں یورپ کے مبلغین اسلام، احمدی احباب، غیر ملکی سفراء، ڈنمارک کی سربرآوردہ شخصیتیں اور معزز شہری کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر حضور نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جس میں عالمی اخبارات کے نمائندوں نے بہت بھاری تعداد میں شرکت کی۔ مزید برآں ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے حضور کا خصوصی انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔ اس مسجد کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نام نامی پر "مسجد نصرت جہاں" رکھا گیا ہے۔

کوپن ہیگن میں مسجد کے افتتاح کے سبب اسلام کا اس قدر چرچا ہوا کہ عیسائی حلقے بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ ڈینش مشنری سوسائٹی کے سیکرٹری نے جو پاکستان میں ڈینش چرچ کے نمائندہ بھی رہ چکے ہیں عیسائی علماء کے ایک گروہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر تبادلہ خیالات کی درخواست کی۔ چنانچہ ڈینش مشنری سوسائٹی کے مستشرق اور کوپن ہیگن یونیورسٹی کے مستشرق اور کوپن ہیگن میوزیم کے اینتھراپولوجی ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر اور ان کے علاوہ عیسائی منادوں کے اس بورڈ کے ممبر جو احمدیت پر تحقیق کر رہا ہے ۲۲ جولائی بروز ہفتہ شام سات بجے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابتدائی تعارف کرانے کے بعد ڈینش مشنری سوسائٹی کے سیکرٹری نے اس ملاقات کی غرض بیان کی اور اس کے بعد حضور سے سوال کیا کہ احمدیہ جماعت میں حضور کا مقام کیا ہے۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود ہیں۔ جماعت کے لئے میرے تمام ایسے احکام کی جو امر معروف ہوں اطاعت واجب ہے اور میرے لئے قرآن مجید اور سنت نبوی کی پیروی ضروری ہے۔ اس کے بعد یہ سوال کیا گیا کہ جماعت احمدیہ کے تعلقات اہل سنت والجماعت اور اہل تشیع سے کیسے ہیں؟ حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بنیادی طور پر ہم میں اتحاد موجود ہے اور سب فرقے ہی اللہ، قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا زیادہ اختلاف فقہی یا غیر بنیادی باتوں میں ہے اور جہاں کہیں ہماری مخالفت ہوتی ہے وہ بحیثیت سنی یا شیعہ ہونے کے نہیں ہوتی بلکہ انفرادی یا مقامی طور پر ہوتی ہے۔ ہماری شاندار تبلیغی مساعی کے نتائج دیکھ کر مسلمان ہمیں دن بدن بنظرِ استحسان دیکھ رہے ہیں اور اہلِ علم طبقہ میں ہماری قدر بڑھ رہی ہے۔

اس سوال پر کہ احمدیت کے آئندہ تعلقات عیسائیت سے کیا ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ موجودہ عیسائیت اور اسلام میں بہت زیادہ فرق ہے لیکن عیسائی اور مسلمان میں انسانیت ایک جیسی ہے۔

ہمیں آپس میں بیٹھ کر تبادلہ خیالات کرنا چاہیئے تاکہ ایک دوسرے کے خیالات کا علم ہو کر غلط فہمی دور ہو۔ ایک دو موقعوں پر ایک عیسائی پادری نے حضور کے اس غیر معمولی اثر کو جو حاضرین پر ہو رہا تھا دور کرنے کے لئے بعض اعتراضات غیر مناسب رنگ میں کرنے شروع کئے اس پر برادرم عبد السلام صاحب میڈسن (جو نو مسلم احمدی ہیں) جوش میں آ گئے۔

مگر حضور نے بڑے تحمل اور حکیمانہ رنگ کو اختیار کرتے ہوئے اپنے جواب کو جاری رکھا اور عبد السلام صاحب میڈسن کو بھی صبر کرنے کی تلقین کی۔

ملاقات کے آخر میں حضور نے تمام عیسائی علماء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کا انگریزی ترجمہ پیش کر کے فرمایا کہ یہ دعوت اب بھی کھلی ہے ہمیں خوشی ہو گی اگر عیسائیت کی سچائی اور اسلام کی صداقت کا فیصلہ کرنے کے لئے عیسائی حضرات اس دعوت کو قبول کریں۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو چیلنج اس موقع پر دہرایا وہ یہ ہے:۔

"توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی۔ اگر صرف قرآن شریف کی پہلی سورۃ کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں یعنی سورۃ فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب، انسب اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورۃ میں صدہا

حقائق اور معارف دقیقہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں تو گو ساری عمر کوشش کریں تب بھی یہ کوشش لاحاصل ہوگی۔ اور یہ بات لاف وگزاف نہیں بلکہ واقعی اور حقیقی یہی بات ہے کہ توریت اور انجیل کو علوم حکمیہ میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہم کیا کریں اور کیونکر فیصلہ ہو پادری صاحبان ہماری بات بھی نہیں مانتے۔ اگر وہ اپنی توریت یا انجیل کو معارف و حقائق کے بیان کرنے اور خواص کلام الوہیت ظاہر کرنے میں کامل سمجھتے ہیں تو ہم بطور اشتہار پانچ سو روپیہ نقد ان کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ اپنی کل ضخیم کتابوں میں سے جو ستر کے قریب ہوں گی وہ حقائق اور معارف شریعت اور مرتب اور منتظم دُرر حکمت و جواہر معرفت و خواص کلام الوہیت دکھلا سکیں جو سورہ فاتحہ میں سے ہم پیش کریں اور اگر یہ روپیہ تھوڑا ہو تو جس قدر ہمارے لئے ممکن ہوگا ہم ان کی درخواست پر بڑھا دیں گے اور ہم صفائی فیصلہ کے لئے پہلے سورۃ فاتحہ کی ایک تفسیر تیار کرکے اور چھاپ کر پیش کریں گے اور اس میں وہ تمام حقائق و معارف و خواص کلام الوہیت بہ تفصیل بیان کریں گے جو سورۃ فاتحہ میں مندرج ہیں۔ اور پادری صاحبوں کا یہ فرض ہوگا کہ توریت اور انجیل اور اپنی کتابوں میں سے سورۃ فاتحہ کے مقابل پر حقائق اور معارف اور خواص کلام الوہیت جن سے مراد فوق العادت عجائبات ہیں جن کا بشری کلام میں پایا جانا ممکن نہیں پیش کرکے دکھلائیں اگر وہ ایسا مقابلہ کریں اور تین منصف غیر قوموں میں سے کہہ دیں کہ وہ لطائف اور معارف اور خواص کلام الوہیت جو سورۃ فاتحہ میں ثابت ہوتے ہیں وہ ان کی پیش کردہ عبارتوں میں بھی ثابت ہیں تو ہم پانچ سو روپیہ جو پہلے سے ان کے لئے ان کی اطمینان کی جگہ پر جمع کرایا جائے گا دیدیں گے۔"

اس کے علاوہ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ چیلنج بھی دہرایا کہ

"اسی خیال سے یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ اور ظاہر کیا جاتا ہے کہ جس قدر اصول اور تعلیمیں قرآن شریف کی ہیں وہ سراسر حکمت اور معرفت اور سچائی سے بھری ہوئی ہیں اور کوئی بات ان میں ایک ذرہ مواخذہ کے لائق نہیں اور چونکہ ہر ایک مذہب کے اصولوں اور تعلیموں میں صدہا جزئیات ہوتی ہیں اور ان سب کی کیفیت کا معرض بحث میں لانا ایک بڑی مہلت چاہتا ہے اس لئے ہم اس بارہ میں قرآن شریف کے اصولوں کے منکرین کو ایک نیک صلاح دیتے ہیں کہ اگر ان کو اصول اور تعلیمات قرآنی پر اعتراض ہو تو مناسب ہے کہ وہ اول بطور خود خوب سوچ کر دو تین ایسے بڑے سے بڑے اعتراض بحوالہ آیات قرآنی پیش کریں جو ان کی دانست میں سب اعتراضات سے ایسی نسبت رکھتے ہوں جو ایک پہاڑ کو ذرہ سے نسبت ہوتی ہے یعنی ان کے سب اعتراضوں سے ان کی نظر میں اقویٰ و اشد اور انتہائی درجہ کے ہوں جن پر ان کی نکتہ چینی کی پُرزور نگاہیں ختم ہو گئی ہوں اور نہایت شدت سے دوڑ دوڑ کر انہی پر جا ٹھہری ہوں سو ایسے دو یا تین اعتراض بطور نمونہ پیش کرکے حقیقت حال کو آزما لینا چاہیئے کہ اس سے تمام اعتراضات کا بآسانی فیصلہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر بڑے اعتراض بعد تحقیق ناچیز نکلے تو چھوٹے اعتراضات ساتھ ہی نابود ہو جائیں گے اور اگر ہم ان کا کافی و شافی جواب دینے سے قاصر رہے اور کم سے کم یہ ثابت نہ کر دکھایا کہ جن اصولوں اور تعلیموں کو فریق مخالف نے بمقابلہ ان اصولوں اور تعلیموں کے اختیار کر رکھا ہے وہ ان کے مقابل پر نہایت درجہ رذیل اور ناقص اور دُور از صداقت خیالات ہیں تو ایسی حالت میں فریق مخالف کو درحالت مغلوب ہونے کے فی اعتراض پچاس روپیہ بطور تاوان دیا جائے گا لیکن اگر فریق مخالف انجام کار جھوٹا نکلا اور وہ تمام خوبیاں جو ہم اپنے ان اصولوں یا تعلیموں میں ثابت کرکے دکھلا دیں بمقابل ان کے وہ اپنے اصولوں میں ثابت نہ کر سکا تو پھر یاد رکھنا چاہیئے کہ اسے بلا توقف مسلمان ہونا پڑے گا اور اسلام لانے کے لئے اول حلف اٹھا کر اسی عہد کا اقرار کرنا ہوگا اور پھر بعد میں ہم اس کے اعتراضات کا جواب ایک رسالہ مستقلہ شائع کرا دیں گے اور جو اس کے بالمقابل اصولوں پر ہماری طرف سے حملہ ہوگا اس حملہ کی مدافعت میں اس پر لازم ہوگا کہ وہ بھی ایک مستقل رسالہ شائع کرے اور پھر دونوں رسالوں کے چھپنے کے بعد کسی ثالث کی رائے پر یا خود فریق مخالف کے حلف اٹھانے پر فیصلہ ہوگا جس طرح وہ راضی ہو جائے لیکن شرط یہ ہے کہ فریق مخالف نامی علماء میں سے ہو اور اپنے مذہب کی کتاب ہمراہ علمی بھی رکھتا ہو اور بالمقابل ہمارے حوالہ اور بیان کے اپنا بیان بھی بحوالہ اپنی کتاب کے تحریر کر سکتا ہو تا ناحق ہمارے اوقات ضائع نہ کرے۔"

یہ ملاقات ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی اس اس کے بعد عیسائی عورتوں کے ایک وفد نے حضور کی بیگم صاحبہ سے ملاقات کی اور تبادلہ خیالات کا شرف حاصل کیا اور سب بہت متاثر ہو کر گئیں۔

۲۴ جولائی کو حضور Ilbinoze کے مقام پر پکنک کی غرض سے تشریف لے گئے اس پکنک میں مقامی جماعت کے احباب، امام یورپ اور انگلستان کے مبلغین کے علاوہ قافلہ کے افراد بھی شامل ہوئے یہ مقام شہر سے بیس پچیس میل کے فاصلے پر ہے اور نہایت خوبصورت جگہ ہے۔ دوپہر کا کھانا بھی یہیں تناول کیا گیا جس میں تیس کے قریب دوست شامل ہوئے۔ سارے احباب اس پکنک سے بہت خوش ہوئے کہ ان کو حضور کی قربت اور صحبت کا موقع میسر آیا۔ مقامی احباب نے اس موقع پر حضور کی خدمت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

شام کے وقت حضور واپس تشریف لائے۔ سویڈن کی ایک خاتون جو یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں حضور کا بیتابی سے انتظار کر رہی تھیں اور ملاقات کی متمنی تھیں اور حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتی تھیں چنانچہ عصر کی نماز کے بعد حضور کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئیں اور بیعت کی۔ حضور نے ان کا اسلامی نام قانتہ رکھا اور ان کو تاکید فرمائی کہ قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور جب کسی قسم کا مسئلہ یا مشکل پیش آئے تو رہنمائی کے لئے حضور کی خدمت میں لکھا کریں۔

اسی روز مغرب سے عشاء کے بعد تک حضور نے مبلغین اور احمدی احباب کو فرداً فرداً شرفِ ملاقات بخشا۔ نماز عشاء کے دوران دو ڈینش نوجوان جو ہماری احمدی بہن سیرہ کے ساتھ ہی زرعی خوراک کے ایک ادارے سے منسلک ہیں مسجد میں آئے اور نماز کے اختتام تک مسجد میں مؤدب بیٹھے رہے۔ نماز کے بعد حضور نے انہیں شرفِ ملاقات بخشا اور ان سے انگریزی میں گفتگو فرماتے رہے حضور نے فرمایا کہ ہمارا اور آپ کا ایک ہی قسم کا پیشہ ہے آپ جسمانی غذا کے لئے محنت کرتے ہیں اور ہم روحانی غذا بانٹتے ہیں۔ اس بات سے دونوں نوجوان بہت محظوظ ہوئے اور حضور کی نصائح اور ارشادات سے مستفیض ہونے کے بعد خوش خوش رخصت ہوئے۔

ٹاؤن ہال میں استقبالیہ

۱۵ جولائی کو صبح دس بجے ہوی ڈوور (HVI DOVRE) کے لارڈ میئر نے ٹاؤن ہال میں حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت دی جس میں حضور کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ مکرم کمال یوسف صاحب انچارج مبلغ ڈنمارک، اور مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ انچارج مبلغ سوئٹزرلینڈ بھی شامل ہوئے۔ اس استقبالیہ میں تمام حاضرین کی اہالیانِ شہر کی طرف سے ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد لارڈ میئر نے اپنے استقبالیہ کے خطاب میں کہا کہ

"میں اپنے تمام ساتھیوں اور شہریوں کی جانب سے اس بات کا اظہار کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں کہ سارے ڈنمارک میں ہمارے اس شہر کو ہی مسجد کی تعمیر کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ یہ مسجد سارے ملک کے باشندوں کے لئے خاص کشش کا باعث ہوگی اور ہم اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ آپ اس مسجد کے افتتاح کے لئے بنفس نفیس تشریف لائے ہیں اس عزت افزائی پر ہم آپ کے ممنون ہیں اور اس

موقع کی یادگار ہے اور شہر کے لوگ شہر کا قلم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ لارڈ میئر نے کوپن ہیگن سے متعلق ایک باتصویر کتاب بھی اپنے دستخط کر کے حضور کی خدمت میں پیش کی۔

حضور نے پیش کردہ قلم قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

ہم بھی آپ لوگوں کے تعاون اور رواداری کے جو آپ نے مسجد کی تعمیر کے ضمن میں دکھائی، ممنون ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ مسلمان ایک بہترین اور مثالی شہری ہوا کرتا ہے اس کے علاوہ یہ امر بھی ہمارے ایمان کا جزو ہے کہ ہم ہر ملک کے مروجہ قانون کی پابندی کریں ہم آپ کے تحفہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اپنی طرف سے تحفہ پیش کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک بہترین تحفہ ہے اور اس میں دنیا کی بہبودی کی مکمل ہدایت موجود ہے۔

اس کے ساتھ حضور نے ایک ترجمہ شدہ قرآن کریم جو ایک ہی صفحہ پر باریک لکھا ہوا تھا بطور تحفہ لارڈ میئر کو پیش کیا۔ لارڈ میئر نے نہایت ادب سے یہ تحفہ قبول کیا اور یہ درخواست کی کہ ہم آپ کو ٹاؤن ہال اور شہر کا ایک نظارہ دکھانا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد لارڈ میئر نے ٹاؤن کے اسمبلی چیمبر اور دوسرے حصے دکھائے اور اس کی چھت پر سے شہر کے مختلف حصوں کا تعارف کرایا اور اس تقریب کے اختتام پر لارڈ میئر اور اس کے رفقاء نے نہایت ادب کے ساتھ حضور کو رخصت کیا۔

پریس کے نمائندوں کی حضور سے ملاقات

پریس کے متعدد نمائندگان کو حضور نے شرفِ ملاقات بخشا۔ یہ نمائندگان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے حد متاثر ہوئے اور ان پر ایک محویت سی طاری رہی اور حضور کی شخصیت میں ایک خاص کشش اور جذب محسوس کرتے رہے۔ مثلاً ان میں سے ایک نمائندہ تو حضور کی ذات سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہ کئی گھنٹے داخل ہاؤس میں مقیم رہا اور عصر کی نماز میں پورا وقت مسجد کے اندر رہ کر حضور کو نماز پڑھاتے دیکھتا رہا۔ پریس کا ایک اور نمائندہ اگلے روز آیا اور کہا کہ میں اب دوبارہ حضور کی زیارت کے لئے آیا ہوں اور کہنے لگا کہ

میں تو اس شخص کو سر سے پاؤں تک روحانیت میں بھرا ہوا پاتا ہوں۔

ایک امریکن اُستاد جو تمام مذاہب کے متعلق وسیع علم رکھتے ہیں۔ اور وہ خود ایک علمی اور مذہبی حلقہ کے سربراہ ہیں۔ اُنہوں نے اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھا کہ

مسجد کے افتتاح کے وقت حضور سے چند لمحوں کی ملاقات اس کی روحانی زندگی کے سب سے قیمتی لمحات تھے۔

یورپین احمدیوں کا والہانہ اخلاص

یورپین احمدیوں کا یہ حال تھا کہ پروانوں کی طرح ہر وقت حضور کے ارد گرد حاضر رہتے اور حضور کی ہر بات سُننے کے لئے بے قرار رہتے گویا شمع خلافت پر قربان ہو جانا چاہتے ہیں۔ شمالی یورپ میں عموماً اور سویڈن میں خصوصاً کسی مرد کے لئے رونا اس کی بزدلی اور کمزوری کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ صرف عورت کے لئے جائز سمجھا جاتا ہے۔ اور اس پر زور بھی دیا جاتا ہے کہ ہرگز اپنے جذبات کا کھلم کھلا اظہار نہ کیا جائے مگر حضور کی ذات نے چند لمحوں میں اس طرح متاثر کیا کہ وہ اپنے اس خطری اور قومی ضبط کو بھول گئے اور بات ان کے بس کی نہ رہی۔ قدم قدم پر ان کے دبے ہوئے آنسو اُبل پڑتے اور وہ اپنی گہری محبت کے جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے یہ ایک حقیقت ہے کہ یورپین لوگ بالکل جذباتی نہیں ہوتے اور وہ کسی کے ساتھ جذباتی تعلق نہیں رکھتے مگر جو بھی حضور سے ملاقات کرتا وہ ایک دم جذبات سے مغلوب ہو کر رہ جاتا اور بے تابانہ حضور سے اپنی محبت کا اظہار کرتا۔

مسجد کے افتتاح کے وقت جو سکنڈے نیوین احمدیوں نے حضور کو خوش آمدید کہا اس وقت وہ اپنے جذبات سے اس قدر مغلوب اور گلوگیر ہو گئے کہ بمشکل الفاظ ادا کر سکے اور الفاظ ان کے حلق میں پھنس کر رہ جاتے تھے ہر شخص ایک غیر معمولی روحانی خوشی سے لطف اندوز ہو رہا تھا ہر ایک نے دن رات ایک کر کے، ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حضور کی خدمت کرنے اور خدمت میں حاضر رہنے کی سعادت حاصل کی۔ اور حضور نے بھی از راہِ شفقت اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود ہر ایک پر نظر کرم رکھی اس موقعہ پر پاکستان کے ایک مشہور سجادہ نشین کے صاحبزادے اور ان کی ڈینش بیوی نے بھی حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ الحمدللہ

مسجد کے افتتاح کا اس قدر چرچا ہوا کہ مسجد کے دیکھنے کے لئے زائرین کا ایک تانتا بندھا رہا۔ اور سینکڑوں مرد وزن روزانہ مسجد دیکھنے کے لئے آتے رہے اور اس طرح اس ملک میں اسلام کے تعارف کا ایک وسیع راہ کھل گیا ہے۔ اور متعدد افراد مشن ہاؤس اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے پہنچ رہے ہیں۔

سفر یورپ

لنڈن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم تبلیغی دینی اور جماعتی مصروفیات

مسجد فضل میں حضور ایدہ اللہ کا پُر معارف خطبہ جمعہ

- حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد
- واندز ورتھ کے میئر اور دیگر نامور ہستیوں کی شرکت

کوپن ہیگن میں مسجد کا افتتاح کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۴ جولائی کی شام کو لنڈن تشریف لائے۔

لنڈن مشن

لنڈن مشن اس لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ مرکز تثلیث میں تبلیغ اسلام کا یہ پہلا مشن ہے جو ۱۹۱۲ء میں قائم ہوا۔ اس مشن کو مزید یہ نمایاں خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں ابتداءً بہت سے ایسے مبلغ بھجوائے گئے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہے اس کی ابتداء بھی ایک صحابی مکرم و محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ ایم۔ اے کے ذریعہ ہوئی۔ ۱۹۲۴ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نوّر اللہ مرقدہٗ نے مسجد فضل کی بنیاد رکھی جو انگلستان اور بیرونی دنیا میں مسجد لنڈن (LONDON MOSQUE) کے نام سے مشہور ہے۔ اس مشن میں آجکل مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں اس کے علاوہ گلاسگو میں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ بطور مبلغ مقیم ہیں۔ ۱۹۵۵ء میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ یورپ علاج کی غرض سے تشریف لے گئے۔ تو آپ نے لنڈن مشن کا بھی دورہ فرمایا۔ آجکل خدا کے فضل سے انگلستان کے مختلف علاقوں میں احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔

حضور کی لنڈن میں تشریف آوری

انگلستان کی جماعتوں کے احباب لنڈن ایئرپورٹ پر حضور کے استقبال کے لئے دور و نزدیک سے آئے ہوئے تھے۔ جونہی جہاز ہوائی اڈہ پر اُترا اور حضور جہاز سے باہر تشریف لائے تو بعض نامور شخصیتوں اور احباب جماعت نے حضور کا استقبال کیا اور حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے۔ ہوائی اڈہ سے حضور سیدھے Queen's Building تشریف لے گئے۔ جہاں پر حضور نے تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور اس موقعہ پر پریس کے نمائندگان نے حضور کا مختصر سا انٹرویو بھی کیا۔ ان نمائندگان میں James Bernards فرم کا پریس نمائندہ بھی شامل تھا۔ یہ فرم تمام انگلستان کے اخباروں کو خبریں مہیا کرتی ہے حضور نے پریس انٹرویو میں بتایا کہ میں کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح کر کے آ رہا ہوں کوپن ہیگن میں مسجد کے افتتاح کے بعد سے ہزاروں افراد روزانہ مسجد دیکھنے آتے ہیں۔ امید ہے کہ اس مسجد کی تعمیر سے یہ مشن اب مزید ترقی کرے گا۔ حضور نے ایک سوال کا جواب دیتے

ہوئے بتایا کہ میں تقریباً پندرہ روز انگلستان میں قیام کروں گا اور واپسی پر شاید ترکی سے ہو کر جاؤں۔ حضور نے مزید فرمایا انسان کو اپنے خالق حقیقی کو پہچاننا چاہیئے ورنہ دوسری صورت میں خدا تعالیٰ انہیں سخت سزا دے گا۔ یہ بیان حضور نے ایک سوال کے جواب میں دیا۔

اس مختصر سے انٹرویو سے فارغ ہو کر حضور ۴۳ میلروز روڈ پر واقع مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے یہاں پر حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

انفرادی ملاقاتیں اگلے روز یعنی ۲۷ جولائی کو حضور نے مسجد فضل میں صبح چار بجے فجر کی نماز پڑھائی جس میں متعدد افراد شامل ہوئے۔ پروگرام کے مطابق صبح دس بجے انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور قریباً دو بجے تک ملاقاتیں جاری رہیں۔ اس طرح انگلستان کے دوستوں کو بھی اپنے امام کی زیارت اور نصائح سننے کا موقع نصیب ہوا۔

نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد حضور آکسفورڈ تشریف لے گئے یہاں حضور نے اس تعلیمی درس گاہ کا معائنہ کیا جس میں حضور نے تعلیم حاصل کی تھی شام کو حضور واپس لندن تشریف لے آئے۔

اگلے روز ۲۸ جولائی کو بھی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ حضور دو گھنٹے تک احباب کو شرف ملاقات سے نوازتے رہے۔ چونکہ جمعہ کی نماز کا وقت قریب ہوتا جا رہا تھا اس لئے سارے احباب حضور سے شرف ملاقات حاصل نہ کر سکے۔ جو احباب ملاقات نہ کر سکے انہیں حضور نے باہر تشریف لا کر شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

نماز جمعہ اڑھائی بجے شروع ہوئی مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور اس میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ سارے انگلستان سے دوست حضور کے ملاقات اور خطبہ سے فیضیاب ہونے نیز اپنے پیارے امام کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے مسجد میں موجود تھے۔ وہ اپنے امام کی اقتداء میں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لئے بے قرار تھے۔ مسجد میں جگہ کی کمی کے باعث مسجد کے باہر گراس پلاٹ میں بھی بے شمار احباب کو نماز ادا کرنا پڑی۔ مستورات کے لئے مشن کے ہال میں نماز کی ادائیگی کے لئے انتظام تھا۔ اس لئے خواتین بھی بڑی تعداد میں نماز جمعہ میں شامل ہوئیں۔

خطبہ جمعہ

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے بھائیوں سے لمبی گفتگو تو جلسہ سالانہ کی تقریب پر جو یہاں ہو گی کروں گا۔ آج میں آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ زمانہ جس میں ہم رہ رہے ہیں نہایت تاریک زمانہ ہے یہ براعظم اور اس کا یہ جزیرہ جس میں آپ اور دیگر پاکستانی رہائش پذیر ہیں روحانی طور پر تاریک براعظم ہے۔

اگر خدا تعالیٰ کا ایک فرستادہ دنیا کو یہ نہ بتاتا کہ

"اس زمانہ کا حصن حصین میں ہی ہوں"

(اور جس کی آمد سے دنیا کا یہ محفوظ قلعہ شیطان کے وساوس سے بچنے کی وجہ سے قہر الٰہی سے محفوظ رہا) تو یہ دنیا آج مر چکی ہوتی۔ خدا تعالیٰ نے جو بندوں سے پیار کرنے والا ہے اس دنیا کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے اپنے ایک بندے کو اس کی طرف مبعوث فرمایا اور اس دنیا کو ایک حصن حصین، ایک قلعہ بنا دیا۔ جس میں تمام دنیا کو پناہ مل سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام جس کا کچھ حصہ یوں ہے (الفاظ مجھے پوری طرح یاد نہیں)

"محمد رسول اللہ پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں"

اس کا بھی یہ مطلب ہے کہ اسلام یا احمدیت ایک ایسا قلعہ ہے جس میں داخل ہو کر انسان سب شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے۔ ایک ایسا قلعہ جس میں خدا کے فضل سے انسان اس کے غضب سے محفوظ رہنے کے بعد خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیتا ہے

جب ہم ان اندھیروں میں بسنے والی اقوام کے ان لوگوں کو جو ایسے قلعوں میں داخل ہوتے یعنی ان اقوام کے احمدی افراد کے شاندار نمونہ، اخلاص، اسلام کے ساتھ تعلق، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے دلوں میں عشق، اللہ، ایک اللہ کی توحید پر ایمان اور اس کی صفات سے ان کے دلی لگاؤ اور ان کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی صفات کے پرتو کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ یہ الہام سچا اور برحق ہے کہ

"اس زمانہ کا حصن حصین میں ہی ہوں"

بڑی قربانیاں دینے والے لوگ، اپنے اموال اپنے اوقات اپنے جذبات اپنی عزتوں کو قربان کرنے والے لوگ ان میں پیدا ہو چکے ہیں۔

کوپن ہیگن میں وہاں کی جماعت نے یہ انتظام کیا تھا کہ احمدی بہنیں اور بھائی خود ہی کھانا پکاتے، برتن دھوتے اور دیگر امور رضا کارانہ طور پر سرانجام دیتے تھے وہاں پر میں نے دیکھا کہ صبح سے رات کے بارہ بجے ایک بجے تک ہمارے احمدی نومسلم بھائی اور بہنیں کام کرتی تھیں اور ہنستے ہوئے چہروں اور دلی بشاشت کے ساتھ رات کے بارہ بجے، ایک بجے واپس جاتی تھیں۔

ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو وصیت کا چندہ دینے کے علاوہ سینکڑوں روپیہ احمدیت اور اسلام پر خرچ کرتے ہیں۔

ڈنمارک کے ایک دوست جن کی ماہانہ آمد -/۲۰۰۰ کرون ہے جن میں سے وہ -/۱۰۰۰ کرون ٹیکس ادا دیتے ہیں۔ اس آمد سے وصیت کا چندہ دیتے ہیں اور خطوط کے ذریعہ اگر کوئی اسلام سے متعلق سوال کرے یا اعتراض کرے تو اس کا تفصیلی جواب دیتے ہیں۔ اور .... اگر کوئی فون پر اسلام سے متعلق کوئی بات پوچھے یا اعتراض کرے تو اسے بھی تفصیلی تسلی بخش جواب دیتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک مہینہ میں محض فون کا بل -/۲۰۰۰ کرون ہو گیا۔ انہوں نے دعا کی اور خدا تعالیٰ نے بل ادا کرنے کا سامان پیدا فرما دیا۔ تو اس قسم کا جذبہ محبت و عشق ان کے دلوں میں موجزن ہے۔

جہاں یہ نقشہ۔ یہ حالت۔ یہ عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے لئے یہاں کے لوگوں میں نظر آتا ہے وہاں یہ سوچ کر دل کچھ گھبراتا ہے کہ ہمارے سینکڑوں ہزاروں پاکستانی آدمی جو یہاں بستے ہیں، کیا ہم جو پاکستان کی طرف منسوب ہوتے ہیں ان ذمہ داریوں کو نبھا رہے ہیں یا نہیں۔ کیا ہم نمونہ کی زندگی بسر کر رہے ہیں یا نہیں۔

پاکستان میں اس وقت جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ وہ ملک جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ تمام دنیا میں اسلام کو پھیلائے اور اس عالمی مہم کے لئے بنیادی کام کرے۔ وہ ملک جس کے باشندے خدا تعالیٰ کی آواز سے پہلے مخاطب ہیں۔ وہ کندھے جن پر سب سے پہلے اسلام کی ذمہ داریاں عائد ہوئیں۔ کیا یہ لوگ نئے آنے والوں کے استاد بنیں گے یا بطور شاگرد ان کے سامنے بیٹھیں گے۔

مجھے انتہائی شرم محسوس ہوئی جب زیورک میں ایک ہمارے احمدی نومسلم نے مجھے یہ بات بتائی کہ یہ احمدی دوست زیورک کے دس ہزار مرد اور ترکوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں کہ میں مسلمان ترکوں کو اسلام سکھاتا ہوں۔ یہ مسلمان کس قدر گر گئے ہیں۔ یہ لوگ یورپ میں آتے جہاں کی زندگی انتہائی گندی ہے جس کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ تو یہی تباہی کے گڑھے پر کھڑی نظر آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے کہ اگر یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کریں گے تو دنیا سے نابود ہو جائیں گے۔ یہاں پر ایک شخص اسلام لاتا اور احمدیت قبول کرتا ہے وہ ان لوگوں کو جو نسلاً بعد نسل اسلام میں پیدا ہوئے اسلام سکھاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ اقوام اسلام سے کلیۃً غافل ہو گئی ہیں اور انہیں چھوٹے چھوٹے مسائل کا بھی علم نہیں۔ ان کے علماء انہیں اس کی طرف توجہ نہیں دلاتے۔ یہ لوگ رسم و رواج کی پابندی کرتے ہیں مگر احکام الٰہی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

اگر آپ ان رسوم کا مطالعہ کریں جو مسلمانوں میں رائج ہو چکی تمام رسوم کو چھوڑتے ہوئے اگر وہ رسوم دیکھی جائیں جو اسلام سے ٹکراتی ہیں اور جنہوں نے مسلمانوں میں رواج پکڑ لیا ہے اس وجہ سے ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کے احکام کو طاق نسیان میں رکھ دیا ہے

ہمارے اسی احمدی نومسلم نے ایک مسئلہ کا ذکر کیا کہ ایک لڑکی رمضان میں بیمار ہو گیا اسے دوائی دی گئی تو اس نے انکار کر دیا اور روزہ رکھنے پر بہت اصرار کیا۔ میں نے جب اُسے قرآن مجید سے دکھا دیا کہ بیمار روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس نے روزہ افطار کیا انہیں تو چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی علم نہیں یہ تو عام مسئلہ کی بات ہے۔

لیکن دلائل و براہین تو ایک طرف ہیں دنیا آپ کو اس نگاہ سے نہیں دیکھ سکتی کہ اس شخص کو وہ دلائل و براہین آتے ہیں یا نہیں جو مسیح موعود کے ذریعہ ان کو سکھائے گئے وہ تو آپ کا نمونہ دیکھے گی؛ وہ آپ کے دل میں گھس کر آپ کے

اخلاق کا پتہ نہ لگا سکے گی!

آپ کے دماغ میں گھس کر آپ کے نیک خیالات کا پتہ نہ لگا سکے گی۔ وہ تو آپ کا ظاہری نمونہ دیکھے گی۔ اگر وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایک احمدی، احمدی کی زندگی نہیں گذار رہا تو وہ کہے گی کہ اگر دلائل کا نتیجہ آسمانی نشانوں کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا تو آپ کے دلائل و براہین کا ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں۔

اگر وہ دیکھے کہ احمدی اپنی زندگی میں اسلام کا سچا اور کامل نمونہ ہیں، اگر وہ دیکھے کہ ایک احمدی جہاں اپنے رب سے سچا اور زندہ تعلق رکھتا ہے وہاں وہ اپنے رب کے حکم کی وجہ سے بنی نوع انسان کا سچا غم خوار اور ہمدرد بھی ہے۔ اور ان کے چہروں پر روحانی اثر ہے تو یہ چیز ان لوگوں پر دلائل و براہین سے زیادہ اثر کرے گی۔ اگر وہ محض یہ دیکھیں کہ ایک دعویٰ تو ہے مگر اس کا ان پر اثر نہیں۔ چھلکا تو ہے مگر مغز نہیں۔ دعویٰ تو ہے مگر نتیجہ نہیں۔ اگر یہ کہنا چاہیں کہ خدا سے جو زندہ تعلق ہوتا ہے کہاں ہے مگر وہ نظر نہ آئے تو طاقت دلوں سے ہم یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق رکھنا چاہیئے۔ خواہ ہم کتنے ہی خیالی پلاؤ پکاتے رہیں اس کا اثر نہ ہوگا۔ اگر کسی جگہ کوئی انسان نورانی شمع جلتی ہوئی دیکھے گا تو وہ اس سے منور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

جو لوگ ان اقوام میں سے مسلمان ہوئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی برکتوں کو اپنے اوپر نازل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

اسی طرح افریقہ ہے۔ میری نگاہ میں تاریک براعظم (Dark Continent) تو یہی مغرب کی سرزمین ہے۔ مگر دنیوی لحاظ سے افریقہ مغربی اقوام کی نظروں میں (Dark Continent) ہے وہاں اسلام و احمدیت ترقی پذیر ہے۔ ایک وقت تھا کہ عیسائی پادری علی الاعلان کہتے تھے کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب پورے Dark Continent کا پورا عیسائیت کی گود میں ہوگا۔ لیکن یہ بات خدا تعالیٰ کو منظور نہ تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد یہ لوگ احمدی ہوئے اور اسلام کے سچے فدائی ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید انہیں حاصل ہوئی۔ انہیں سچی خوابیں آنے لگیں اس وقت وہی پادری کہتے ہیں کہ اب افریقہ میں اگر ایک شخص عیسائی ہوتا ہے تو دس مسلمان ہوتے ہیں۔ یہ عجیب اور انہونی بات کیسے معرضِ وجود میں آئی؟ صرف ایک ہی چیز نظر آتی ہے کہ جب یہ لوگ احمدی ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے اس تاریک علاقہ کے لوگوں کو ایسے سامان دیئے کہ ان کی روحانی ترقی بہت جلد ہونے لگی۔ ایسی ترقی جو ۲۰۔۳۰ سال بعد حاصل کر سکتے تھے انہوں نے بہت جلد حاصل کر لی۔ انہیں سچی خوابیں آنی شروع ہوئیں اپنے اور غیروں کے متعلق جو بعد میں سچی بھی ثابت ہوئیں۔ دنیوی طور پر بھی انہیں جلد جلد ترقی ملنے لگی۔ ان چیزوں کی وجہ سے اور ان روحانی ترقیوں کی وجہ سے ان کے دلوں میں عجیب عشق پیدا ہو گیا جب یہ لوگ دوسروں کو تبلیغ کرتے ہیں تو وہ اسلام کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ یہ روحانی دولت ایسی دولت ہے جو دنیا سے نہیں ملتی۔ مالدار انسان اپنی ساری دولت دے کر بھی اللہ تعالیٰ کی دولت حاصل نہیں کر سکتا۔ اس دولت کو لینے کے لئے سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے اور جب خدا تعالیٰ مل جاتا ہے تو ساری دولتیں مل جاتی ہیں۔

آپ کو بھی اسی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگلے زمانوں کی تعلیم بے شک کتاب مکنون ہے لیکن زمانہ کی تعلیم اپنے زمانہ میں کتاب مبین کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس زمانہ میں اسلامی تعلیم کو اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ ایک زندہ دل اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر محض قرآنی تعلیم کسی کو فائدہ نہیں دے سکتی۔ جب تک اعمالِ صالحہ نہ ہوں یعنی موقعہ کے مطابق ہوں۔ بعض احکام تو مستقل ہیں۔ مثلاً نماز روزہ وغیرہ۔ لیکن بعض احکام کی شکلیں ہر زمانہ میں بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً غریب کا خیال رکھنا پہلی صدی، دوسری صدی، تیسری صدی اور چودھویں صدی میں بھی یہ تعلیم قائم رہی۔ اور کس طرح غرباء کا خیال رکھنا چاہیئے ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کا ایک بندہ کھڑا ہو کر راہنمائی کرتا رہا لیکن جہاں تک اسلام کے اعتقاد کا ذکر ہے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے قبل سب درخت خشک ہو چکے تھے کیونکہ ظاہری اعتقاد پہ کچھ نہیں جب تک ایمان نہ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایمان کا درخت اس وقت تک سرسبز نہیں ہوتا۔ جب تک اعمالِ صالحہ کے پانی سے سیراب نہ کیا جائے۔ نیک اعتقاد کا درخت جھڑ جاتا ہے اگر اعمالِ صالحہ نہ ہوں۔ وہ درخت بچ جاتے ہیں جنہیں موزوں وقت پر اعمالِ صالحہ کا پانی دیا جاتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے براہین عیسائیت کے مقابلہ میں پیش کئے ہیں کہ ہمارے بچہ کے مقابلہ میں عیسائی پادری نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن ظاہری لحاظ سے اس کا کچھ فائدہ نہیں جب تک وہ عیسائی یہ نہ سمجھے کہ روحانی انعام جو اسلام میں ملتا ہے وہ اس کی اپنی تعلیم میں نہیں۔

اسلام کے عقائد کا علم ہونے کے بعد اگر عمل کے وقت پیچھے ہٹ جائیں عمل صالحہ کی بجائے فساد والا عمل کریں اور اس کی رو سے سارا علاقہ بدبودار ہو جائے تو ان عقائد کے علم کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسلام کے مطابق زندگی گذاریں۔ اگلے ۲۰۔۳۰ سال دنیا کے لئے انتہائی نازک اور انتہائی خطرناک ہیں جس کا آپ کو تصور بھی نہیں۔ آپ بھی اس عذاب سے بچ نہیں سکتے جب تک اپنے اموال اپنی جان اور عزت کی قربانی نہ دیں ورنہ اس کے قہر کا تازیانہ آپ پر بھی پڑے گا خدا تعالیٰ کسی کا ذمہ دار نہیں ہے اپنے اعمال کی اصلاح کریں آپ نے صداقت قبول کر لی ہے۔ اب اعمال صالحہ بجا لانا آپ کے لئے مشکل نہیں۔ یہ چیز ہی غیروں کے پاس نہیں۔ آپ روحانی کامیابی کے قریب ہیں۔ جو زبان سے دعوے کرے عمل سے ثابت نہ کرے جس کے منہ سے براہین کے پھول جھڑ رہے ہوں مگر عمل سے اس کی خوشبو نہ آرہی ہو۔ ایسا شخص خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے اس کے بغیر آپ خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے عمل صالح کی توفیق بھی خدا ہی دیتا ہے اسی سے اس کی توفیق مانگنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک احمدی کی سی زندگی گذارنے کی توفیق دے۔

جہاں یہ زمانہ بڑا نازک ہے وہاں خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے بھی دروازے کھلے ہیں۔ بڑا بدبخت ہے وہ شخص جس کو دونوں دروازوں کا علم ہو مگر وہ اچھے دروازے کو منتخب نہ کرے آپ دنیا کے استاد بنائے گئے ہیں ایسا نہ کریں کہ اپنی غفلت کے نتیجہ میں دنیا کے شاگرد نہ بن جائیں۔"

دو بیعتیں

نماز جمعہ کے بعد دو افراد نے بیعتیں کیں۔ امتیاز احمد صاحب نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضور نے مس ووڈ کاک (WOOD COCK) کی بھی بیعت لی

استقبالیہ میں شرکت۔ ۲۸ر جولائی کی شام سات بجے وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ ترتیب دیا گیا۔ حضور معین وقت پر ٹاؤن ہال میں تشریف لائے اور ہال میں داخل ہوتے ہی تمام مدعوین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ کھانے کے اختتام پر وانڈزورتھ ٹاؤن ہال کے میئر نے حضور کا تعارف کرایا اور حضور کو خوش آمدید کہا۔ ان کے علاوہ برطانوی پارلیمنٹ کے رکن مسٹر ہوجینکنز (Hugh Jenkins) پاکستان سوسائٹی کے پریذیڈنٹ سر ہیرلڈ شوبرٹ (Sir Harold Shoobert) اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی مختصر تقاریر میں حضور ایدہ اللہ کا خیر مقدم کیا اس کے بعد حضور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور نے انگلستان اور یورپ میں اپنی آمد کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد، موجودہ دنیا کی اخلاقی حالت، جنگ عظیم اول جنگ عظیم دوم اور تیسری عالمگیر جنگ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ حضور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر دنیا امن چاہتی ہے تو اسے حقیقی اور زندہ خدا کی عبادت کرنی چاہیئے اور سب جھوٹے خداؤں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ حضور کی تقریر تقریباً پون گھنٹہ جاری رہی اس تقریب کے اختتام پر میئر نے حضور کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور حضور رات ساڑھے دس بجے واپس مشن ہاؤس تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

حضور کی صحت

انتہائی مصروفیات کے باوجود خدا کے فضل سے حضور خوش و خرم اور ہر طرح سے بخیریت ہیں الحمد للہ۔

حضور تمام احباب جماعت اور بہنوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا دعائیہ تحفہ بھیجا ہے اور اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اہل مغرب کو حق پہچاننے کی توفیق دے۔ ریاضی اللہ پر اتمام حجت کی توفیق دے۔ ما شاء اللہ تعالیٰ کی تقدیر برکت ہو آتے اور اس کی قہری تجلی سے مادہ پرستی کی گھٹا چھٹ جائے اور انسان ایک بار پھر خالق حقیقی کو پہچان لے۔ آمین۔

(الفضل مورخہ ۹ر اگست ۱۹۶۷ء)

انگلستان کے جلسہ سالانہ میں حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب (بقیہ صفحہ ۱)

کہ وہ اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرا اپنا ذاتی کوئی علم نہیں

میں نے گزشتہ دنوں مختلف مجالس میں اللہ سے متعلق ہو کر خطبات دیئے تھے جو "انوار قرآنی" کی شکل میں چھپ چکے ہیں۔ یہ سارا علم خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سیکنڈ میں دے دیا تھا۔ ایک بجلی سی کوندی اور مجھے ساری سکیم سمجھا دی گئی

ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ ان خطبات کے تیار کرنے میں بڑی محنت کرنی پڑتی ہوگی میں نے کہا مجھے تو کوئی محنت نہیں کرنا پڑتی جب جمعہ آتا ہے تو خدا تعالیٰ خود مضمون میرے دل میں ڈال دیتا ہے ہاں اس علم کے بعد اقتباسات اور حوالہ جات حاصل کرنے میں کچھ محنت کرنی پڑتی ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں

اس دن خدا تعالیٰ نے یہ ایک عجیب معجزہ دکھایا کہ میرے جیسے ناکارہ شخص کو جماعت کا خلیفہ بنا دیا۔ فرشتوں نے ہر احمدی کے دل کو کھول دیا اور اس میں وہ محبت پیدا کر دی جو پہلے وہاں موجود نہیں تھی۔ جب انتخاب ہو گیا تو مسجد سے باہر کھڑے ہوئے ہزاروں لوگ ایک دم اندر آنے شروع ہو گئے اور ایک ابتری سی پیدا ہو گئی۔ اس وقت میں نے اعلان کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ میری یہ آواز مسجد سے باہر لنگر خانہ تک پہنچی اور کھڑے ہوئے لوگ فوراً بیٹھ گئے۔

مجھے خلافت کے انتخاب کے چھ سات مہینوں کے بعد لاہور سے ایک شخص کا خط آیا جس نے لکھا کہ انتخاب خلافت سے قبل مجھے آپ سے سخت نفرت تھی جس دن انتخاب ہونا تھا انتخاب سے کچھ وقت پہلے نماز کے وقت آپ کو کھڑا ہونے کے لئے کوئی موزوں جگہ نہ ملی البتہ اگر میں چاہتا تو آپ کو اپنی جگہ دے سکتا تھا لیکن میں نے کہا کہ اس شخص کو جوتیوں میں کھڑا رہنے دے لیکن اب میری یہ حالت ہے کہ اگر حضور مجھے سمندر میں چھلانگ لگانے کا بھی حکم دیں تو میں دریغ نہ کروں گا۔ یہ تبدیلی اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا نشان ہے جماعت کے دل میں یہ تبدیلی پیدا کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے

جب میں اپنی خلافت کے پہلے جلسہ کے افتتاح کے بعد باہر آیا تو میں نے دیکھا کہ ہزاروں لوگ جلسہ گاہ سے باہر نکل آئے تا کہ مجھے دیکھ سکیں۔ ان میں میرے بزرگ۔ میرے بھائی اور بچے بھی تھے۔ میں نے ان کے چہرے دیکھے اور محبت کے سمندر کو ان میں موجزن پایا۔ تب میری آنکھیں نم ہو گئیں اور میں نے اپنے رب سے کہا کہ آج تو نے مجھے وہ محبت دی ہے کہ جس کا میں اہل نہیں۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ نے میرے دل کو چیرا اور ساری کدورتیں دور کر دیں۔ اور ان کی جگہ اپنی محبت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ سب کی محبت گاڑ دی اور میں ہر چیز کو بھول گیا۔ یہ محبت قائم ہوئی اور قائم ہے اور مرتے دم تک قائم رہے گی۔ اب حالت یہ ہے کہ مجھے کسی ایک مریض کی بیماری کی مجھے اطلاع ملتی ہے یا CONTINENT کے بیمار کی مجھے خبر ملتی ہے تو اس سے کم از کم اتنی پریشانی ضرور ہوتی ہے جتنی خود ان کو ہوگی میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ مجھے ان کی پریشانی سے زیادہ پریشانی ہوتی ہے کیونکہ شاید یہ دعویٰ اس صورت میں صحیح نہ ہو لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ مجھے ان کے دکھ سے اتنی پریشانی ضرور ہوتی ہے جتنی خود ان کو اٹھانی پڑتی ہے

میں اکثر اپنے سجدوں میں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا جنہوں نے دعا کے لئے لکھا ہے تو ان کی بیماری، تنگی، امتحان کی پریشانی کو دور فرما اور جنہوں نے لکھنا چاہا مگر لکھ نہ سکے ان پر بھی فضل کر اور جنہوں نے سستی اور کوتاہی کی ان پر بھی رحم فرما۔ یہ دعا میں اس لئے کرتا ہوں کہ میرا سب سے تعلق ہے اور سب کے لئے میرے دل میں محبت پیدا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات اتنی پیاری اور محبت کرنے والی ہے کہ انسانی عقل اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی

اس تھوڑے عرصہ میں خدا تعالیٰ نے ہزاروں لوگوں کی ضرورتوں کو اپنے فضل سے میری دعا کے ذریعہ پورا کیا۔ جن کے حق میں یہ دعائیں قبول ہوئیں وہ ہر جگہ کے ہیں۔ یہاں کے بھی اور افریقہ کے بھی۔ افریقہ سے مجھے ایک خط آیا۔ ایک شخص نے لکھا کہ میری چھ سات لڑکیاں ہیں کوئی نرینہ اولاد نہیں میں نے دعا کی اور اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ کوئی بیوقوف کہے گا کہ یہ اتفاق ہے ہم زیادہ باریکی میں نہیں جاتے کیونکہ وہ اسے سمجھ نہیں سکتا ہاں ہم ضرور کہتے ہیں کہ اگر یہ اتفاق ہے تو یہ بھی اسلام کے حق میں ہوا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔

پس دونوں طرف کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے بدل دیا ہے۔ ایک نا اہل کو وہاں بٹھا دیا جہاں بڑی اہلیت کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی کان میں کہا کہ گھبرانا نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں۔ جب ضرورت پڑے گی میں پوری کر دوں گا شروع میں ہی مجھے پنجابی میں الہام ہوا۔ "میں تینوں اینا دیاں گا کہ توں رج جائیں گا"۔ الغرض اس خدا سے جو مانگتا ہوں اس کا ہزار میں سے ۹۹۹ حصہ آپ کے لئے ہی ہوتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے خلیفہ وقت کی ذمہ داریوں اور جماعت کی ذمہ داریوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود کے آنے کا مقصد بیان فرمایا۔ خصوصاً حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی اہم بالشان گیارہ مقاصد کا ذکر فرمایا۔ یہ حصہ تقریر متعدد قیمتی حوالوں سے مزین تھا۔

اس کے بعد حضور نے چند سکیموں کا ذکر فرمایا۔ جو آپ کے دور خلافت میں جماعتی تربیت کے لئے رائج کی گئیں اور ان کے غیر معمولی نتائج کا ذکر فرمایا۔

دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد حضور نے سب افراد جماعت کی بیعت لی اور سب کو شرف معانقہ بخشا۔ یہ جلسہ بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ متعدد غیر از جماعت احباب نے حضور کے خطاب کو بڑے انہماک سے سنا اور حضور سے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ اس موقعہ پر ایک صاحب بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ۔

قرآن کریم کے ہندی ترجمہ کی طباعت و اشاعت

احباب کا مشورہ مطلوب ہے

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع کی جا چکی ہے کہ قرآن کریم کا ہندی ترجمہ بفضلہ تعالیٰ مکمل ہو چکا ہے اب اس کی طباعت و اشاعت کا کام پیش نظر ہے اس سلسلہ میں بعض دوستوں نے مفید مشورے دیئے ہیں۔ مزید دوستوں سے بھی درخواست ہے کہ اپنے قیمتی مشورہ سے مستفیض فرمائیں تا آئندہ کے پروگرام میں ان کو ملحوظ رکھا جا سکے اور یہ ترجمہ ہر جہت سے مفید اور کار آمد ہو۔ حسب ذیل پتہ پر جلد دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کیلئے دعا کی تحریک

کلکتہ سے اطلاع موصول ہوئی کہ محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل دائیں ٹانگ میں عرق النسا کے سبب سخت علیل رہے۔ بذریعہ بجلی علاج ہوا تو افاقہ ہو گیا۔ اس طرح کچھ تو بجلی کی گرمی۔ کچھ موسم کی شدت کے باعث موصوف کی کمر میں دانے نکل آئے ہیں۔ جن میں سے ایک خوفناک صورت اختیار کر گیا۔ آپ بہت کمزور ہو گئے ہیں پندرہ روز سے بخار آ رہا ہے۔ احباب محترم مولانا صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے خسر صاحب ضعیف العمر ہو جانے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں آنکھ کی بینائی بھی کم ہو گئی ہے اور ناک میں بھی تکلیف ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ امتہ القیوم ناشی مال ضلع سمبلپور اڑیسہ

۲۔ احباب کرام بزرگان عظام خاکسار کی روحانی اور جسمانی صحت و سلامتی اور دین و دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار راجہ غلام محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بانڈی پورہ کشمیر

۳۔ مکرم جناب مولوی سید محمد احمد صاحب سابق امیر یادگیر صوبہ اڑیسہ حال امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ شدید طور پر بیمار رہیں۔ اسی طرح مکرم جناب مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور عاجز کا چھوٹا لڑکا عزیزم سید فضل نعیم عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے ان سب کی صحت کاملہ عاجلہ و درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کا مالی دورہ

منجانب مولوی شیخ حمید اللہ مبلغ سرینگر

(۲)

روانگی برائے رشی نگر ہمارا وفد مورخہ ۲۱/۷/۶۷ دوپہر کو رشی نگر کے لئے روانہ ہوا اور ہم بعد دوپہر وہاں پہنچے۔ رشی نگر ایک پرانی جماعت ہے یہاں کے صدر جماعت مکرم عبد السبحان صاحب ایک مستعد اور مخلص کارکن ہیں۔ موصوف نے وفد کے ساتھ پورا تعاون فرمایا۔ اسی طرح اس جماعت کا بجٹ آٹھ سو روپے سے ۲۰۱۷/ روپے ہو گیا۔ فجزاھم اللہ۔ اسی روز بعد نماز مغرب احباب جماعت اور بالخصوص عہدیداران اور ملازم طبقہ کا ایک اجلاس مسجد میں زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا جس میں احباب جماعت کو ان کی مالی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ آخر پر مکرم ناظر صاحب بیت المال نے خلافت کے ساتھ پُر خلوص وابستگی اور نظام سلسلہ کی اطاعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے سفر یورپ میں نمایاں کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کی تحریک کی۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ عنقریب جو مبلغین کرام کا وفد آنے والا ہے دوستوں کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور ان کی موجودگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اگلے روز دن بھر بجٹ کی تشخیص اور بقایا جات کا کام ہوتا رہا۔ نیز جماعت احمدیہ رشی نگر کے کئی حسابات کی پڑتال کی اور اس کے متعلق ضروری ہدایات دی گئیں اسی روز شام کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار اور مکرم ناظر صاحب بیت المال نے دوستوں کو ان کی مالی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اور تاریخ اسلام کے چیدہ چیدہ واقعات کی روشنی میں ایثار اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ بیعت کی عملی تکمیل کی تحریک کی۔ ہر روز بعد نماز فجر خاکسار قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔

نماز جمعہ رشی نگر جمعہ کی نماز رشی نگر میں ادا کی گئی۔ خاکسار نے خطبہ میں احباب کو نظام کی پابندی باہمی اتفاق و اتحاد اعمال صالحہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک تعلیم پر چلنے کی تلقین کی۔ مالی قربانی کے علاوہ تنظیم اور تربیت و تبلیغ کو تیز تر کرنے کے لئے اور مبلغین کرام کی آمد پر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی تلقین کی گئی۔ نماز کے بعد مکرم ناظر صاحب بیت المال نے خطاب فرمایا۔ بعد اجتماعی دعا ہمارا وفد قریباً چار بجے آسنور کے لئے روانہ ہوا آسنور جاتے وقت دریائے "ویشو" ہم نے پیدل عبور کیا۔ رشی نگر کے بعض احباب دریا پار تک ساتھ گئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آسنور میں آسنور پہنچنے پر مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل نے مع احباب جماعت استقبال کیا۔ شام کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد میں ایک اجلاس ہوا۔ تعارف کے علاوہ وفد کی آمد کی غرض اور احباب جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ آخر پر مکرم ناظر صاحب بیت المال نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ اگلے روز دن بھر بقایا جات کی وصولی اور بجٹ کی تشخیص کا کام جاری رہا۔ شام کو ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ علاوہ دیگر تقاریر کے مکرم ناظر صاحب بیت المال نے احباب جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت چیدہ چیدہ مثالیں دے کر بتائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالے عنہ کے ارشادات پڑھ کر سنائے اگلے روز بھی بجٹ کی تشخیص کا کام جاری رہا نیز لوکل فنڈ کا حساب بھی چیک کر کے بعض ہدایات تحریری طور پر دی گئیں

ہماری تحریک پر آسنور کے نوجوانوں خصوصاً ملازمین نے شرح کے مطابق اپنے چندہ کا بجٹ لکھوایا۔ مکرم سعید احمد صاحب ڈار صوبائی جنرل سیکرٹری مکرم عبد الرشید صاحب۔ مکرم عبد الحکیم صاحب۔ مکرم بشارت احمد صاحب اور مکرم ملک عبد الکریم صاحب اور دیگر دوستوں نے احباب جماعت کو جمع کرانے اور وصولی چندہ میں نمایاں تعاون کیا۔ اسی طرح مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل صدر جماعت اور مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس جماعت کا بجٹ بھی ۱۱۶۵/ روپے سالانہ سے بڑھ کر ۲۰۲۳/ روپے ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ جملہ وعدہ کنندگان کو باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

مورخہ ۱۷/۷/۶۷ کو بعد نماز مغرب جماعت کا ایک تربیتی اجلاس مسجد احمدیہ میں ہوا جس میں مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل مکرم سعید احمد صاحب ڈار مکرم مولوی جلال الدین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اور دوستوں کو نماز باجماعت اور ترجمہ قرآن کا انتظام کرنے کے لئے توجہ دلائی۔ آخر پر مکرم ناظر صاحب بیت المال نے نماز باجماعت اور اطاعت امام کی حکمت بیان فرمائی۔

روانگی برائے شوپیاں ۱۸/۷/۶۷ کو ہم بر شوپیاں اور سالو کے لئے روانہ ہوئے۔ تھوڑی دیر شوپیاں میں مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب کے ہاں قیام کر کے بعد دوپہر اسی روز شام کو پیدل مانلو پہنچے۔ حسن اتفاق سے اس روز مانلو میں مکرم نسیم احمد صاحب نسیم ایم۔ اے بھی موجود تھے۔ آپ مکرم ناظر صاحب بیت المال سے ملنے کے لئے ہماری قیام گاہ یعنی مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب کے گھر تشریف لائے اور قریباً آدھ گھنٹہ جماعتی امور کے متعلق دلچسپ باتیں ہوتی رہیں۔ رات کو ایک مختصر سی میٹنگ ہوئی جس میں مکرم ناظر صاحب نے تقریر فرمائی اور جماعت کا بجٹ تشخیص کیا گیا۔ بقایا جات کی وصولی بھی کی گئی مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب صدر جماعت شوپیاں بھی مانلو میں ہماری ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ اور صبح ان کے اصرار پر یعنی ۱۹/۷/۶۷ کو ہم نے شوخن نامن پہنچ کر شوپیاں کا بجٹ مرتب کیا اور بقایا جات کی وصولی کی گئی۔ اس کے بعد خاکسار سرینگر ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے روانہ ہوا اور مکرم ناظر صاحب بیت المال مع مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال سنڈہ پاری پھوہڑ اور ہاری پاری گام کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ ان جماعتوں میں مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب فلک ہمراہ تھے

جماعت احمدیہ سنڈہ پاری سنڈہ پاری اسلام آباد سے چالیس میل کے فاصلہ پر جانب جنوب ایک پہاڑ پر واقع ہے یہاں ایک پرانے احمدی مکرم راجہ مظفر خان صاحب اور ان کے رشتہ دار مقیم ہیں۔ تین سال قبل یہاں ایک نئے احمدی نوجوان ماسٹر ولی محمد صاحب نے بیعت کی تھی۔ ان کی شادی آسنور کی ڈار فیملی میں ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں برکت بخشے۔ آمین۔ اسی روز شام کو بعد نماز شام وعشاء ایک مختصر تربیتی اجلاس ہوا۔ اور جماعت کا بجٹ بنایا گیا اور کچھ وصولی بھی کی گئی مکرم راجہ مظفر خان صاحب چند سال قبل ایک صاحب حیثیت زمیندار تھے مگر گذشتہ تین چار سالوں سے ان کی مالی حالت اچھی نہیں رہی۔ وفد کے پروگرام کی اطلاع پاکر انہوں نے کچھ انڈے جو اسی غرض سے وہ جمع کرتے رہے تھے ان کو بیچ کر چندہ ادا کیا۔ ان کے بڑے لڑکے مکرم محمد افضل خان صاحب نے اپنی مرغی فروخت کر کے اپنے ذمہ بقایا چندہ کی رقم ادا کر دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

روانگی جماعت احمدیہ پھوہڑ ہاری پاری گام مورخہ ۲۰/۷/۶۷ کو جماعت احمدیہ پھوہڑ کی طرف روانہ ہوا۔ یہ ایک نئی اور مختصر جماعت ہے جس کے قیام میں مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب کی کوششوں کا دخل ہے۔ رات کو اس جماعت کا تربیتی اجلاس ہوا جس میں مولوی عبد الرحیم صاحب اور مکرم ناظر صاحب بیت المال نے احباب کو مالی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ چندہ کا بجٹ تیار کیا گیا۔ اگلے روز بھی یہی کام جاری رہا۔ اور جماعت کے اصرار پر نماز جمعہ اسی جگہ ادا کی گئی۔ چونکہ اس دور دراز جماعت میں لوگ اُردو کم سمجھتے ہیں۔ اس لئے خطبہ جمعہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نے کشمیری زبان میں دیا۔ جس میں جماعتی بیداری اور مرکز سے وابستگی کی طرف توجہ دلائی۔

نماز جمعہ کے بعد مکرم ناظر صاحب بیت المال نے بھی چند منٹوں کے لئے دوستوں کو مخاطب فرمایا جس کا کشمیری زبان میں ترجمہ مولوی عبد الرحیم صاحب نے کیا۔ یہاں سے روانہ ہو کر ہم ہاری پاری گام کے لئے روانہ ہوئے شام کے قریب ہاری پاری گام پہنچے یہ صدر جماعت مکرم غلام احمد صاحب ملک اور مولوی غلام نبی صاحب نے استقبال کیا۔ اسی رات کو مسجد میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں احباب جماعت کو ان کی مالی ذمہ داریوں اور وفد کے دورہ کی غرض سے آگاہ کیا گیا۔ مکرم ناظر صاحب بیت المال نے بھی جماعت کو خطاب فرمایا۔ اگلے روز جماعت کے بجٹ کی تشخیص اور وصولی بقایا جات کا کام کیا جاتا رہا۔ اس جماعت کے کام سے فارغ ہو کر مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب واپس اپنے مکان پر ... تشریف لے گئے اور وفد حسب پروگرام سرینگر پہنچا۔

اجلاس جماعت سرینگر سرینگر میں مکرم ناظر

تاج الدین صاحب پراونشل امیر جو جماعت سرینگر کے سیکرٹری مال بھی ہیں اُن سے ریکارڈ لے کر جماعت کے چندوں کا گوشوارہ تیار کیا گیا۔ اور مورخہ ۲۴/۷/۶۷ کو اجلاس کا پروگرام بعد نماز عصر ۵ بجے رکھا گیا۔ خاکسار اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال نے احباب جماعت کے گھر جا جا کر اطلاع دی۔ چنانچہ اجلاس ٹھیک چھ بجے مسجد احمدیہ میں شروع ہوا۔ علاوہ دیگر تقاریر کے جناب ناظر صاحب بیت المال نے بھی خطاب فرمایا۔

. . . .

. . . . آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی برکت اور فضل سے آتا ہے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔ مورخہ ۲۵/۷/۶۷ کو بھی تشخیص بجٹ اور وصولی کا کام جاری رہا۔

روانگی برائے بانڈی پورہ مورخہ ۲۶/۷/۶۷ کو ہم صبح سویرے چل کر ساڑھے دس بجے بانڈی پورہ پہنچ گئے جہاں عزیزم مولوی محمد عبداللہ صاحب فاضل اور عزیزم ظفر اللہ صاحب دانی ابن خواجہ ثناء اللہ صاحب دانی بس سٹینڈ پر ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ یہاں سے بذریعہ تانگہ وَن گام پہنچے۔ ون گام اور ترنک پورہ کے دوست وہاں بلا لئے گئے حسابات کی پڑتال ہوئی۔ بقایا جات کا گوشوارہ مرتب کیا گیا۔ اور احباب جماعت کے تشخیص بجٹ اور بقایا کی وصولی کا کام شروع ہو گیا۔ سب سے پہلے مکرم خواجہ غلام محمد صاحب سیکرٹری مال نے اپنے سابقہ بقایا اور اپنے سرکاری ملازم بیٹوں کا سابقہ بقایا ادا کر کے اور ان کا بجٹ حسب قواعد لکھوا کر نیک نمونہ پیش کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح کی عمدہ مثال جماعت احمدیہ سرینگر میں مکرم بابو تاج الدین صاحب پراونشل امیر اور ان کے بیٹوں نے بھی پیش کی تھی۔ اس کے بعد بانڈی پورہ کی جماعت کے دیگر دوستوں کا بجٹ بھی تیار کیا گیا اور بعض نے نقد ادائیگی بھی کی۔ اسی روز شام کے چھ بجے ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا اور جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مکرم ناظر صاحب بیت المال شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی جلال الدین صاحب نے کی۔ ازاں بعد مکرم خواجہ غلام محمد صاحب سیکرٹری مال اور خاکسار نے تقاریر کیں جن میں احباب جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی۔ آخر پر مکرم ناظر بیت المال صاحب نے ایک مبسوط تقریر کی جس سے احباب جماعت بہت اچھا اثر لے کر گئے ہمارا قیام بانڈی پورہ میں ایک یوم رہا۔ یہاں پر تعلیم یافتہ طبقہ ہے اور عموماً سب کے سب برسر روزگار ہیں۔ یہاں کے نوجوان طبقہ میں ایک خاص بیداری نظر آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اخلاص کو بڑھائے۔ آمین۔

اگلے روز ۲۷/۷/۶۷ کو ہم واپس سرینگر پہنچ گئے۔

سرینگر میں اہم مصروفیات جہاں جناب چیف منسٹر صاحب سے ملاقات کے لئے وقت طے کیا گیا مختلف جماعتی کاموں کی سرانجام دہی کے لئے متعدد دیگر صوبائی وزراء اور ذمہ دار افسران سے بھی بصورت وفد ملاقاتیں کی گئیں۔ چیف منسٹر سے ملاقات کا وقت طے کرنے کے لئے ہم ان کے پرائیویٹ سیکرٹری شری "دھر صاحب" اور پبلک ریلیشن آفیسر سٹیٹ ڈی۔ این جلالی صاحب سے ایک سے زائد مرتبہ ملے۔ ہر دو صاحبان خوش اخلاق کشمیری پنڈت ہیں۔ اور سلسلہ کے صلح کن اصولوں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ انکی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ اور بعض جماعتی اصولوں کے متعلق کافی دیر تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔

وفد نے صوبائی ہیلتھ منسٹر جناب تھمالوب اور جناب ڈی۔ پی دھر صاحب وزیر خزانہ سے بھی ملاقات کی۔

علاوہ بعض دیگر امور کے مسجد احمدیہ سرینگر کے نقشہ کی منظوری کے سلسلہ میں بھی تعاون کے لئے درخواست کی گئی اور انہوں نے مدد کا وعدہ فرمایا۔ نیز وفد نے جناب نور الدین صاحب ڈائریکٹر محکمہ تعلیم اور جناب غلام نبی صاحب نقشبندی چیف کنزرویٹر آفیسر جنگلات اور ڈپٹی سیکرٹری صاحب سول سپلائیز اور شری کمبوریہ صاحب آئی۔ جی پولیس سے ملاقاتیں کیں اور ان تمام افسران کی خدمت میں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا ان میں سے بعض افسران کو پہلے ہی جماعت سے کافی تعارف حاصل تھا اور انہوں نے جماعت احمدیہ کے تعمیری کاموں میں گہری دلچسپی لی۔ اور خوشی کا اظہار کیا۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق جناب چیف منسٹر صاحب سے ہماری ملاقات ۲۹/۷/۶۷ کی شام ۷½ بجے ہوئی۔ جس میں مسجد احمدیہ سرینگر کے متعلق جماعت احمدیہ کا صحیح موقف واضح رنگ میں پیش کیا اور درخواست کی کہ بجائے کسی متبادل جگہ کے متعلق سوچنے کے ہماری موجودہ مسجد کی توسیع کی منظوری میں رکاوٹ دور فرمائی جائے۔ محترم ناظر صاحب بیت المال نے جماعتی موقف کے قانونی اخلاقی اور مذہبی پہلوؤں پر روشنی ڈالی جناب منسٹر صاحب نے ہمدردانہ غور کا وعدہ فرمایا۔ مسجد کے علاوہ بعض دیگر جماعتی امور بھی جناب چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لائے گئے۔ موصوف نے ان پر بھی ہمدردانہ کارروائی کا یقین دلایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے۔ آسانی کے سامان مہیا کرے۔ آمین۔

مرکز کی طرف سے اطلاع ملی تھی کہ یکم اگست کو مبلغین کا تبلیغی وفد دورہ پر آرہا ہے اس لئے ۳۰/۷/۶۷ کو سرینگر میں صوبائی ممبران کا ایک اجلاس بھی بلایا گیا تا کہ تبلیغی پروگرام کے متعلق مشورہ ہو سکے۔ اس اجلاس میں شمولیت کے لئے مکرم سعید احمد صاحب ڈار جماعت احمدیہ آسنور سے اور مکرم مبارک احمد صاحب ظفر گنائی کنی پورہ سے تشریف لائے تھے۔ مورخہ ۳۰/۷/۶۷ کو مکرم ناظر صاحب بیت المال کی واپسی تھی۔ واپسی پر ہر دو حضرات نے بھدرواہ جانا تھا معلوم ہوا کہ بھدرواہ میں دورہ بھی کافی حد تک کامیاب رہا ہے۔ چنانچہ سابقہ بجٹ مبلغ ۸۸۰/- روپے بڑھ کر مبلغ ۱۲۱۲/- روپے بجٹ ہو گیا ہے۔ یہاں سے مبلغ ۳۶۲/- روپے نقد وصولی بھی ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اثرات کو دیر پا قائم رکھے۔ اور جملہ جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے احباب کو بیداری کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

آمین ۔

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں

قادیان ۱۵ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۲۔ مورخہ ۴/۸/۶۷ کا جمعہ محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے پڑھایا اور تربیت سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک پرانا خطبہ پڑھ کر سنایا۔

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کامیاب سفر یورپ سے بامراد مراجعت پر درویشان قادیان اور احباب ہندوستان کی طرف مقامی طور پر ایک تہنیت نامہ تیار کیا گیا جسے مورخہ ۴/۸/۶۷ کو بعد نماز جمعہ پڑھ کر سنایا گیا۔ احباب کے اتفاق کے بعد یہ عقیدت نامہ اگلے روز نظارت علیا کی طرف سے حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان کو بھجوا دیا گیا تا کہ حضور کی تشریف آوری کے موقعہ پر مناسب طریق سے حضور انور کی خدمت عالیہ میں پیش کر کے ممنون فرمائیں۔

۴۔ موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۵/۸/۶۷ کو تعلیم الاسلام سکول اور نصرت گرلز سکول کھل گئے۔

۵۔ حیدر آباد دکن سے اطلاع ملی تھی کہ حالیہ شدید بارشوں کے سبب احمدیہ جوبلی ہال کی سہ منزلہ بلڈنگ کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے صدر انجمن احمدیہ کی اصولی ہدایت کے تحت مکرم چوہدری مبارک علی صاحب اور مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ناظم جائداد مورخہ ۱۱/۸/۶۷ کو حیدر آباد کیلئے روانہ ہو گئے۔

۶۔ اسی روز مغرب کے وقت مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری کی چھوٹی بچی وفات پا گئی۔ جسے باب الانوار میں واقع پرانے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ملک صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۷۔ اسی روز مکرم بشیر احمد صاحب خادم کو نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے بسلسلہ تبلیغ کشمیر بھیجے گئے۔

۸۔ آج مورخہ ۱۵ اگست کو مقامی طور پر یوم آزادی کی تقریب منائی گئی جس میں سابق روایات کے مطابق احمدی احباب نے بھی پورے جوش و خروش اور خاص دلچسپی سے حصہ لیا۔ اس کی مفصل رپورٹ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائی جاوے۔

۹۔ ہفتہ زیر اشاعت وقفہ کے ساتھ دو روز زور کی بارش ہوئی مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا۔ کبھی سخت گرمی بھی ہو جاتی رہی۔ عمومی طور پر موسم خوشگوار رہا۔

بقایا دار احباب اور جماعتوں کی فوری توجہ کیلئے

موجودہ مالی سال کی سہ ماہی اول ختم ہو چکی ہے۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ ان کے سہ ماہی بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن کا جائزہ۔ دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے ذمہ موجودہ تین ماہ کے علاوہ سابقہ میں بھی لازمی چندہ جات کی کثیر رقوم بقایا ہیں۔

عہدیداران مال اور ایسے بقایا دار احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لازمی چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی پر اس قدر زور دیا ہے کہ حضور علیہ السلام چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار کو جماعتی نظام سے خارج قرار دے چکے ہیں لہذا جملہ بقایا دار افراد کو چاہیئے کہ وہ حضور کے اصولی ارشاد کی روشنی میں اپنے ذمہ کے بقایا چندہ جات کیلئے جلد جائزہ لیں اور اس بات کا پختہ عہد کریں۔ کہ وہ نہ صرف موجودہ مالی سال کا چندہ باقاعدگی سے ادا کریں گے بلکہ گذشتہ بقایا کی طرف بھی عملی قدم اٹھا کر ذمہ داری کا ثبوت دیں گے۔ تاکہ ان کے چندوں کا حساب صاف ہو سکے۔

عہدیداران مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ان کو ان کے عہد بیعت کہ " میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا " کی طرف توجہ دلائیں اور اپنی اپنی جماعتوں کے بقایا دار دوستوں کو ان کے ذمہ بقایا کی وصولی کے لئے خاص کوشش اور جد وجہد کریں۔ تاکہ موجودہ مالی سال کے آخر تک تمام دوستوں کے سو فی صدی چندہ جات کی وصولی ممکن ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام دوستوں اور عہدیداران کو اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق بخشے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

احباب جماعت سے درخواست

تحریک جدید کا موجودہ مالی سال اب دو ماہ کے عرصہ میں ختم ہونے والا ہے۔ اور تعداد کے لحاظ سے ابھی بہت سے احباب ایسے ہیں جنہوں نے اپنے وعدوں کی ادائیگی تاحال نہیں کی۔ ممکن ہے کہ بعض دوستوں کو کثرت کار کی وجہ سے اس طرف توجہ نہ رہی ہو اور باوجود بار بار کے اعلانات اور یاد دہانیوں کے انہوں نے ادائیگی نہیں کی۔ ان کی خدمت میں پھر درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد ادائیگی کر کے ممنون فرماویں۔ جو دوست مشکلات کی وجہ سے ادائیگی نہ کر سکے ہوں ان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے وعدہ کی جلد از جلد ادائیگی فرماویں تا اللہ تعالیٰ بھی ان کے لئے کوئی رستہ کھول دے اور ان کی مشکلات دور ہو جائیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا۔ جہاں سے رزق آنے کا اُسے خیال بھی نہیں ہوگا پس جن احباب نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے انہیں چاہیئے کہ اپنے عہد کا پاس کرتے ہوئے اسے پورا کرنے کی انتہائی کوشش کریں تا خدا تعالیٰ بھی اپنا وعدہ ان سے پورا فرمائے اور دنیا اور آخرت میں حافظ و ناصر ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں بصورت دیگر تعمیل تاخیر کا زیادہ امکان ہے (منیجر بدر)

اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دو

وقف جدید کے مالی سال کا آٹھواں ماہ گذر رہا ہے ابھی اکثر جماعتیں ایسی ہیں جن کے چندہ کی وصولی پچاس فی صدی بھی نہیں ہوئی۔

وقف جدید کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت پھیل رہا ہے اور اس کے مقابل پر چندہ ضرورت سے بہت کم ہے۔

مخیر احباب کم از کم سو روپے سالانہ سے اس تحریک میں حصہ لیں تو انجمن وقف جدید کو بڑی تقویت پہنچ سکتی ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ

" وقف جدید کو مضبوط کرو۔ ہمت کرو خدا برکت دے گا۔ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا تھا کہ میرے زمانہ میں احمدیت پھیلے گی وقف جدید کا کام بہت پھیل رہا ہے چندہ ضرورت سے بہت کم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور کام میں برکت دے۔ آمین "۔

ایسے احباب جو اپنے وعدے کو سو روپے تک پہنچا دیں گے ان کی فہرست بغرض دعا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں اور چندہ کی بروقت ادائیگی کر کے ممنون فرماویں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

تحریک جدید میں قبولیت اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ ہے

تحریک جدید کے بارے میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:-

" یاد رکھو ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ بہت بڑی مشکلات ہیں۔ جنہیں میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ ایک عظیم الشان جنگ ہے جو شیطان سے لڑی جانے والی ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اپنے اغراض سے خدا تعالیٰ کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ کیونکہ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ہو کے رہنے والا ہے "

" قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا "

حضور رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کے پیش نظر جماعت کے سب چھوٹے بڑے مرد و زن مہربانی کر کے اپنا محاسبہ کریں کہ وہ تحریک جدید میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے رہے ہیں یا نہیں؟

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب

ڈپٹی منسٹر جناب سردار ستنام سنگھ صاحب نے جھنڈا لہرایا اور تقریر کی

"ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کوشش کرنا آزادی کا تقاضہ ہے"

(مرشاد وسیم احمد)

قادیان مورخہ ۱۵ اگست۔ آج کے تاریخی دن مقامی طور پر احاطہ دفتر میونسپل کمیٹی اور سکھ نیشنل کالج میں یکے بعد دیگرے دو جگہ یوم آزادی کی تقاریب منائی گئیں پہلے میونسپل کمیٹی میں سوا نو بجے جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ڈپٹی منسٹر پنجاب نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔ اس موقعہ پر پولیس نے جھنڈے کو سلامی پیش کی۔ اور پھر یوم آزادی کے جلسہ کا پروگرام شروع ہوا۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر امور عامہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے سامعین کو بتایا کہ منتشر طاقت کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ جب وہ کسی خاص نظام و ضابطہ کے تحت آجاتی ہے تو اس سے بڑے بڑے کام لئے جا سکتے ہیں۔ اور بڑے بڑے انقلاب رونما ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا آزادی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی شخص اپنے آپ کو مادر پدر آزاد سمجھ لے۔ اس سے ملک کو بھلا کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ ملک کا فائدہ اسی میں ہے کہ ہم سب پوری ذمہ داری سے کندھے سے کندھا ملا کر ملک کو ترقی دینے اس میں خوشحالی لانے کے لئے مصروف ہو جائیں۔

شری رام پرکاش صاحب پربھاکر نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہم جبکہ ایک لمبے عرصہ کی غلامی کے بعد آزاد ہوئے ہیں۔ ہمارا فرض ہے جب ہم غیروں کے تابع فرمان رہتے تھے تو اب ہمیں اپنے ملکی حکمرانوں کا خواہ وہ کسی طبقہ و خیال اور پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں حکم ماننا چاہیئے اور ان کی اعانت کرنی چاہیئے۔ تقاریر کے دوران آزادی کے موضوع پر نظمیں بھی پڑھی جاتی رہیں۔

اس موقعہ پر ڈپٹی منسٹر جناب سردار ستنام سنگھ صاحب نے بھی تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ ہمارا ملک ایک لمبے عرصہ تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑا رہنے کے بعد آزاد ہوا ہے۔ ہم نے ان گذشتہ بیس سالوں میں بہت کچھ ترقی کی ہے اور ابھی بہت ترقی کرنی باقی ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ حکومت کو تعاون دیں۔ اور ملک کی ترقی، خوشحالی اور سربلندی کے لئے مل کر کام کرنے چاہئیں۔

اس کے بعد دوست سکھ نیشنل کالج کے پروگرام میں شامل ہوئے۔ کالج کی وسیع گراؤنڈ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں بھی پہلے جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ڈپٹی منسٹر پنجاب نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ نیشنل کیڈٹ کور کے نوجوانوں نے مارچ پاسٹ کیا۔ اور جناب ڈپٹی منسٹر صاحب نے اس کے بعد آزادی پر نظمیں اور تقاریر ہوئیں۔ موقعہ کے مناسب حال جناب ڈپٹی منسٹر صاحب اور پرنسپل صاحب سکھ نیشنل کالج قادیان نے طلباء کو نصائح فرمائیں۔ اور ملک کی فوجی و سول خدمات کے لئے انہیں مفید وجود بننے کی ترغیب دلائی۔

کھیلوں کا بھی پروگرام رکھا گیا تھا۔ حاضرین کی کافی تعداد تھی۔ دونوں جگہ تقاریب کامیاب طور پر اختتام پذیر ہوئیں۔ (نامہ نگار)

اس موقعہ پر ... راجیہ کبھا ور پرتاپ سنگھ کو وزارت سے مستعفی ہو جانا چاہیئے کیونکہ وہ حکومت کی پالیسی سے متفق نہیں۔ اور اس کے خلاوہ مہم چلا رہے ہیں۔

دمشق ۱۲ اگست۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر سے اپنی بات چیت مکمل کر کے آج قاہرہ سے یہاں پہنچے۔ وہ یہاں شام کے صدر عطاسی سے مشرقی ایشیا کی صورت حال پر گفتگو کریں گے۔

صدر ٹیٹو اور صدر ناصر کے درمیان اس بات پر اتفاق رائے تھا کہ جب تک اسرائیل عربوں کے مقبوضہ علاقے خالی نہ کرے اس وقت تک کوئی سیاسی بات چیت نہیں ہو سکتی۔

خبریں

نئی دہلی ۱۵ اگست۔ راشٹرپتی ڈاکٹر ذاکر حسین نے آزادی کی بیسویں سالگرہ کے موقعہ پر آل انڈیا ریڈیو سے قوم کے نام ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ کہ چوتھے عام چناؤ کے بعد صوبوں میں مختلف سیاسی نظریات رکھنے والی حکومتیں برسر اقتدار آئی ہیں۔ یہ کوئی غیر معمولی تبدیلی نہیں۔ درحقیقت ہماری طرز حکومت کے لئے یہ پہلی آزمائش ہے۔ چونکہ ہر حکومت کا مقصد یہی ہے کہ وہ اپنے صوبہ کے عوام کی بہتری کرے۔ اس لئے مرکز اور کسی صوبہ کے مابین یا صوبوں کے درمیان کسی جھگڑے کے پیدا ہونے کی کوئی وجہ ہی نہیں۔ جہاں کہیں خیر سگالی کا جذبہ اور مشترکہ نصب العین کے لئے کام کرنے کی تمنا موجود ہو۔ وہاں اختلاف رائے کو موافق بنایا جا سکتا ہے میرا خیال ہے کہ اس کے تصفیہ میں کوئی مشکل پیش نہیں آسکتی۔ لیکن چونکہ ہم ترقیاتی پروگراموں کے اہم موقعہ پر کھڑے ہیں اور اپنے مقصد سے کھسکنا گوارا نہیں۔ اس لئے ہمیں استحکام کی بہت ضرورت ہے۔ راشٹرپتی نے اپنی تقریر میں چین اور پاکستان کی طرف سے بھارت کو درپیش خطرے اور خوراک کی قلت کا کوئی ذکر نہ کیا۔ اُنہوں نے بھارت کی اقتصادی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۰ء کے مقابلے میں ہم اب چار گنا زیادہ فولاد پانچ گنا زیادہ بجلی اور پندرہ گنا زیادہ ایلومینیم پیدا کرتے ہیں۔ ہم ۲۳۰ لاکھ روپے سالانہ کے مشینی اوزار بناتے ہیں جبکہ پہلے صرف ۲۲ لاکھ روپے کے سالانہ اوزار بنتے تھے۔ ملک میں سڑکوں کی لمبائی دوگنی اور زیر آب پاشی علاقہ کا رقبہ چار گنا ہو گیا ہے بھاکڑہ ننگل، ہیرا کڈ اور ناگ ارجن ساگر ہمارے بڑے بڑے پراجیکٹوں میں سے چند ایسے ہیں جو دنیا بھر میں اس قسم کے کسی بھی پراجیکٹ کے ثانی سمجھے جا سکتے ہیں لیکن اہم نمایاں حقیقت یہ ہے کہ ہم نے ایسے متین کو دیئے ہیں جس پر ہماری مستقبل ترقی رواں دواں ہو سکتی ہے زیادہ تر بھاری کیمیکل مشینری اور ضرورت کے دیگر آلات بنانے کی صلاحیت ہم میں موجود ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری ترقی کا رُخ زیادہ تر صنعتوں کو ترقی دینے کی طرف ہی رہا ہے۔ اور زراعت کے میدان میں ہم زیادہ کچھ نہیں کر پائے لیکن یہ اندازہ لگانا سراسر غلط ہے کہ ہم نے اقتصادیات کے اس اہم شعبہ کو نظر انداز ہی کر رکھا تھا۔ ۱۹۵۰ء میں اناج کی پیداوار ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن سے بڑھ کر ۱۹۶۵ء میں جو بلاشبہ وہ شدید ترین برس تھا (پرتاپ پڑھیں)

نئی دہلی ۱۴ اگست۔ پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ارشد حسین نے آج یہاں منتری شریمتی اندرا گاندھی سے ملاقات کی۔ اور صدر ایوب کی طرف سے یقین دلایا کہ پاکستان بھارت کے ساتھ امن سے رہنا چاہتا ہے۔

موگا ۱۴ اگست۔ پنجاب کے تعمیر منتری شری گورنام سنگھ نے یہاں سے ۲ میل دور موضع مانوکے میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پنجاب کا واحد غذائی زون برقرار رہے گا اور یہ کسی حالت میں بھی توڑا نہیں جائے گا۔ آپ نے کہا کہ اگر اس زون میں ترمیم کر دی گئی تو قیمتیں چڑھ جائیں گی۔ اور اس سے صرف ذخیرہ اندوزوں کو ہی فائدہ پہنچے گا۔ آپ نے کہا کہ اگر مرکزی سرکار نے کیمیاوی کھادوں اور دیگر زرعی آلات و زرعی ضروریات کی قیمتیں نہ گھٹائیں تو اناج کے نرخوں میں اضافہ ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ اگر پنجاب سرکار چاہے تو وہ دوسرے صوبوں کو گندم بیچ کر ۸۰ کروڑ روپے کما سکتی ہے لیکن وہ دوسرے صوبوں میں رہنے والے لوگوں سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہتی

نئی دہلی ۱۴ اگست۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے آج راجیہ سبھا میں بتایا کہ سابق حکمرانوں کے وظائف ختم کرنے کے بارے آل انڈیا کانگرس کمیٹی ریزولیشن پر ہر کوئی اظہار رائے کر سکتا ہے اُنہوں نے کہا کہ جب تک اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں ہو جاتا تب تک ڈپٹی وزیر راجہ کبھار پرتاپ سنگھ کو اس معاملہ پر اپنی رائے کے اظہار کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ شری چوہان نے پچھلے دنوں یہ کہا تھا کہ معاملہ کے تمام پہلوؤں پر ابھی غور کیا جا رہا ہے۔ شریمتی اندرا گاندھی کمیونسٹ ممبر شری بھوپیش گپتا کے سوال کا جواب دے رہی تھیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ڈاکٹر کرن سنگھ اور